اِنَّ اللّٰہ علیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

من تصنیف شاعر بے ہمتا جناب مرزا داؤد بیگ صاحب مدرس امرد حکیم محمد نظام محمد جیسا امیرکن

تلمیذ شاعر شیوا زبان جناب منشی لچھو لال صاحب تائب لکھنوی مد ظلہ العالی

در مطبع بہار اودھ لکھنؤ طبع شد

ان اللہ علی کل شئی قدیر

من تصنیف شاعر ہما جناب مرزا داؤد بیگ صاحب عرف مرزا حکیم محمد نظام الحق ...

تلمیذ شاعر شیوا زبان جناب منشی لکھنو لال صاحب تائب لکھنوی مدظلہ العالی

در مطبع بہار اودھ لکھنؤ طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلم کیا لکھہ سکے اوصاف ذات پاک بیچون کا
محمد مدح خوان اللہ کے اللہ احمد کا

حسینان جہان گو یوسف مصری مقرر ہین سب
نہین بازار خوبی مین کوئی ثانی محمد کا

بجاے نور آنکھون پر لیا عالم نے سایا کیون
کہ نور حق تھی وہ ذات اسلیے سایہ نتھا ق[illegible]

نہوتی ذات پاک احمد مختار گر پیدا
تفاوت اس جہان مین کچہہ نہوتا نیک او[illegible]

یہی ہے عرض مرزا کی نکھے کونین مین قائم
بعزت رکھہ خداوندا تصدق آل احمد کا

چشم روشن کیون نہو نور نظر پیدا ہوا
نور سے اللہ کے خیر البشر پیدا ہ[illegible]

تہنیت خوان تھے ملک نزدیک عبداللہ کے
لو مبارک ہو تمہین ایسا پسر پیدا ہوا

لوگ کہتے ہین کہ سرو باغ پھل دیتا نہین
سرو باغ احدیت مین کیون ثمر پیدا ہوا

کل لطف اوسکی دیکھتے ہی دیکھتے مین ہای
دام بلا مین مفت گرفتار ہوگیا

اے گل ترا خیال خط سبز رو ہے
زخم جگر پہ مرہم زنگار ہوگیا

بازار حسن مین تری شوخی کو دیکھکر
یوسف ہزار جان سے خریدار ہوگیا

وہ مہروش جو آکے مکان سے پلٹ گیا
مرزا کے حق مین روز شب تار ہوگیا

ہے اہل ظلم پر یہ پیر گردون ہوگیا
حوصلہ جاتا رہا ارمان کا خون ہوگیا

پہلے گلیو نمین پہرا کرتے تھے اب ہی سر دشت
جوش سودا دلکو اپنے روزنا فزون ہوگیا

باتون باتو نمین نکیون تسخیر اوسکی خلق ہو
جو سخن نکلا لب شیرین سے افسون ہوگیا

پھونکتا غنچو نکو جو گلشن مین تھا گل ہو رہا
مثل بلبل کے مرا دل وسیہ مفتون ہوگیا

سیکہ داغ محبت کو نہین کرتا ہے خرچ
یہ دل نالان ہمارا مثل قارون ہوگیا

اوس یم خوبی نے دریا کا ارادہ جب کیا
سیل اشک چشم گریان آب جیحون ہوگیا

آج کیون روتے ہو مرزا ہچکیان لیلیکے تم
پھر کسی کی یاد مین کیا قلب کا خون ہوگیا

وہ جب دم مجھے میرا نہ لقا ہو جائیگا
روز [illegible] مثل شب کالا تو ا ہو جائیگا

وہ بت کمسن کن انکھیون سے ابھی [illegible]
[illegible] اور ہی کچھ [illegible] ہو جائیگا

گر نہ اپنے یار کو جنت مین پاؤنگا [illegible]
ہمکو جنت کا مکان دوزخ سرا ہو جائیگا

اوسکے بوسے کی طلب تا نہین اچھا ل [illegible]
ورنہ وہ بت اور تجھسے بدگمان ہوجائیگا

محل امید ان مین مرزا کا ہو گا بادر
جوش پر جیب اونکا دریاے سیحا ہو جاینگا

دل لیکے جدا ہو گیا گلفام ہمارا
آغاز سے بدتر ہوا انجام ہمارا

کل وصل کے وعدے کو نہ کیجے گا فراموش
ای باد صبا کہیو یہ پیغام ہمارا

جب سی کہ تمھین پیار کیا ای بت کم فہم
مفقود ہوا طائر آرام ہمارا

ای چرخ ستمگار یہ افسوس کی جا ہے
نکلا نہ کبھی تجھسے کوئی کام ہمارا

دل ہی کو نہ راحت ہے جگر کو ہے نہ آرام
جسدن سے جدا ہے وہ دلارام ہمارا

کب دختر رز کی ہمین مستی سے ہے تمنا
لبریز مے عشق سے ہے جام ہمارا

اوڑتی ہے بگولے کی طرح خاک لحد کی
کیا کام کیا گردش ایام ہمارا

اوس کاکل پیچان کے تصور مین ہمیشہ
وہ زلف گرہ گیر ہوئی دام ہمارا

وہ خال ہوا دانۂ مرغ دل شیدا
کیون دام نہو زلف سیہ فام ہمارا

گہ رخ کا تصور ہے کبھی زلف کا مرزا
ہے صبح سے تا شام یہی کام ہمارا

رسوا جہان مین عشق کے آزار نے کیا
ہمکو خراب و خستہ دل زار نے کیا

آنسو بہا بہا کے رقیبون کی بزم مین
افشاے راز دیدۂ خونبار نے کیا

ٹکڑے جگر کے کر دئے درد فراق نے
دل پائمال یار کی رفتار نے کیا

کل بزم سے جو مجھکو بٹھا کر اوٹھا دیا
ای شوخ کیا گناہ گنہگار نے کیا

سمتے مرزا دل لگایا ان حسینون سے جب
اک فلک پر کیا جسے دیکھو وہ دشمن ہو گیا

نظر مین بس گیا جوبن کسیکا
غضب کرتا ہے بہولا پن کسیکا

شب وصلت ادہر اصرار ادہر عذر
وہ میرا ہاتھ اور دامن کسیکا

خوشی سے ٹہوکرین مارا کرین وہ
یونہین پامال ہو مدفن کسیکا

ہمارا شوق اونکا ناوک ناز
کسیکا دوست ہے دشمن کسیکا

کسیکی ہنستے ہی کٹتی ہے ہر شب
رہا کرتا ہے تر دامن کسیکا

رہا دنیا مین دائم کون مرزا
برائے نام ہے مسکن کسیکا

پہلے وہ چہپ چہپ کے تیرے میرے گہر جاتا رہا
اچہا کیسی کہ بالکل دل سے ڈر جاتا رہا

کیا کہین ہم ڈہونڈہتے پہرتے ہین کسکو کوبکو
آج دل پہلو سے میرے اے قمر جاتا رہا

ذکر آسنے کا تو کیا خط تک نہ بہیجا یار نے
کیا مرے نالون تمہارا بہی اثر جاتا رہا

لاغری نے تفرقہ ڈالا ہے یہ تمکین کہ آہ
سانس اودہر سینے مین آئی دم اودہر جاتا رہا

ہاتہہ رکہکر میرے سینے پر نہ تسکین دل
مجہسے کہتے ہین کہ اب درد جگر جاتا رہا

وصل کی شب پچہلے ہی سے چنچے تہے آج ہم
کیا موذن مرگیا مرغ سحر جاتا رہا

جب خیال آیا کسیکا رات بہر تڑپا کیے
روتے روتے آخرش خود در بدر جاتا رہا

ہو گئی مجہکو شب مہتاب بہی آفت کی رات
چاند کے جاتے ہی وہ رشک قمر جاتا رہا

میننے دیکھا آرہا تھا ساتھ دشمن کے ابھی | دیکھتے ہی دیکھتے وہ بت کدھر جاتا رہا
کیون پریشان بد حواس آشفتہ دل ہے تو بہت | خط لکھے تو نہین سے لے نامہ بر جاتا رہا

وہ ملے مرزا تو یہ بولے بھلا چنگا ہے تو
میننے لوگون سے تو پائی تھی خبر جاتا رہا

وحشت کا اندنون یہ مجھے جوش ہوگیا | نالہ کیا کہین کہین بیہوش ہوگیا
گر نقص کچھ نہ تھا تو نکلتا وہ سامنے | خفت سے ماہ ابر مین روپوش ہوگیا
بالائے بام آیا وہ گردن رکاب جب | مہتاب و آفتاب دُر گوش ہوگیا
گرمے کی آرزو ہے تو پیلے نہ شرم کر | کیون سکتے کہتے شیخ تو خاموش ہوگیا
بھولا نہین ہون یاد ہین وہ گالیان مجھے | شاید حضور تمکو فراموش ہوگیا
ہر وقت بات بات پہ طعنے وفا کے تھے | سر و پکے آج اونکو سبکدوش ہوگیا

ہمکو یہ دن تو عید سے بڑھکر ہوا سعید
مرزا وہ ماہ آکے ہم آغوش ہوگیا

حسن کا گر آپکے ملکون مین شہرا ہوگیا | اک جہان مین میری بھی الفت کا چرچا ہوگیا
دل دیا تھا جو تمھین کہیے کہ وہ کیا ہوگیا | کچھ پتہ بھی اوسکا ہے صاحب کہ عنقا ہوگیا
پھیر لی جب آنکھ اوسنے زرد چہرا ہوگیا | جب نظر بھر کر مجھے دیکھا مین اچھا ہوگیا
بار سنگ صدمۂ فرقت سے ایجان آپکی | یہ دل نازک ہمارا پارا پارا ہوگیا
اوسکا ہنسنا اور رونا میرا مقتل مین غضب | حیف مر جینو نکو اک یہ بھی تماشا ہوگیا

جسکو دیکھو دم وہ بھرتا ہی بتون کا دہن
لیا ہر اک گبر و مسلمان ادا کا شیدا ہو گیا

تجھسا آوارہ ہو گا دشت وحشت مین کوئی
قیس اک شاگرد تھا جب کہا کہ صحرا ہو گیا

آخری دیدار ہے گر دیکھنا ہو دیکھ جاؤ
زندگی کا آج طے جھگڑا اکیبار ہو گیا

جسکو دیکھا خود غرض خود مطلبی پایا اوسے
دوست تو عالم مین گر پوچھو تو عنقا ہو گیا

دیکھ لینا سر بھی یہ قدمون پہ ہوگا آپکے
خنجر ابرو کا جسدم کچھ اشارا ہو گیا

اب کہو مرزا تمنا کیا تمھارے دلمین ہے
دلِ دیدار سوا ہوئے شگفتہ تھا کلیجا ہو گیا

جب گذر گورِ غریبان پر صنم کا ہو گیا
شور سے قلقل کے اک حشر برپا ہو گیا

اسقدر رو یا تری فرقت مین اوے رشکِ حسن
گھلتے گھلتے آخرش پانی کلیجا ہو گیا

ناصحا کیون کھا رہا ہی مغز بک بک کر مرا
مین تو تھا مجنون تجھے بھی خبط پیدا ہو گیا

کوئی بسمل ہو گیا کوئی ہوا پامال ناز
جسطرف دیکھا اودھر اک حشر برپا ہو گیا

مین وہ تھا برباد مرنے پر بھی آوارہ پھرا
خاک اوڑا اسکو پس مردن بگولا ہو گیا

مرده جی اوٹھے چلا جب وہ خرام ناز سے
یار کی رفتار سے نادم مسیحا ہو گیا

اور گر آتے نہ دم بھر جسم مین پاتے نہ روح
تم عیادت کو مری آنے مین زندا ہو گیا

آپکی ترچھی نگاہون نے کیا بسمل مجھے
آپکی بیداد سے چھلنی کلیجا ہو گیا

ناز سے مرزا وہ کہتے ہین کہ دیکھا آپ نے
مجھکو جسنے اک نظر دیکھا وہ شیدا ہو گیا

تمنے آنا بھی اب اے غنچہ دہن چھوڑ دیا / یہ تو فرمائیے کیوں مشفق من چھوڑ دیا

اے پری زلف پریشان کے تصور مین ترے / خانہ برباد ہوئے اور وطن چھوڑ دیا

چشم و رخسار و دہن و لب کیلئے بوسے فقط / کچھ نہ کچھ مجھکو تم اس ڈر سے دہن چھوڑ دیا

یاد سے کرکے جدا غم پہ دیا غم مجھکو / کونسا تو نے ستم چرخ کہن چھوڑ دیا

ہجر جانان بھی جدا موت ہمارے حق مین / تن نے جان چھوڑ دی اور جان نے تن چھوڑ دیا

ظلم صیاد جو کرنے لگا بیجا سب پر / جان کے خوف سے بلبل نے چمن چھوڑ دیا

پھول ہنستے تھے مین روتا تھا صبا چھیڑتی تھی
کی قلم اسلئے مرزا نے چمن چھوڑ دیا

جسکی الفت مین دل شیدا ایسا آوارہ ہوا / بعد مدت شکر ہے آج اوسکا نظارا ہوا

مر گیا گھٹ گھٹ کے جو کوئی جدا اس سے ہوا / دم نہین لیتا ہے ایدل [illegible] کا مارا ہوا

ہنسکے وہ کہتے ہین دنیا مین تو تھے لاکھون حسین / مین تمھین کس طرح سے پیارا لگا پیارا ہوا

ٹھنک گئی جو آہ سوزان وہ تو گردون پر گئی / جو شرر اونچا ہوا وہ عرش کا تارا ہوا

کب تلک سوتے رہوگے اب تو اٹھے مرزا اٹھو
دوسری شام آئی دن بھی ختم یہ سارا ہوا

دل مین اونکا خیال آپہنچا / لو نوید وصال آپہنچا

مین جو رویا تو بولے وہ ہنسکر / موسم برشکال آپہنچا

کیون نہ دل کی کلی شگفتہ ہو / وہ بت نونہال آپہنچا

جب گیا اوسکے ابرو کا خیال
آسمان پر ہلال آپہونچا

خواب مین بھی نظر نہ آتا تھا جو
آج اوسکا خیال آپہونچا

شکر اوسکا یہ ہے کہ بامقصد
قاصد نیک فال آپہونچا

چلو اب دیکھین سیر چاندنی کی
لو یہ ماہ کمال آپہونچا

زلف کے نیچے تل نمایان ہے
شام مین کیا بلال آپہونچا

سر کو قدمون پہ اوسکے کیجے نثار
یہی دل مین خیال آپہونچا

دل دیا ہے تو جان بھی کیجے عطا
لب پہ یہ بھی سوال آپہونچا

خاکسارون کی جان و دل مرزا
کرکے وہ پائمال آپہونچا

ای چرخ میرے گھر مین وہ پیارا کب آئیگا
برج حمل مین شمس ہمارا کب آئیگا

تسکین تو دیگا ہجر مین پر یہ تو کہیئے آپ
ای صاحب اب خیال تمھارا کب آئیگا

ے نامہبر تو جانہ پریشان ہوگا مفت
وہ شوخ سنکے نام ہمارا کب آئیگا

بیمار اس امید پہ کرتے ہین شب بسر
اب دیکھنے مین صبح کا تارا کب آئیگا

کہنے کی بات ہی کوئی آیا پلٹ کے بھی
مرزا عدم کو جاکے دوبارا کب آئیگا

مہربان جس روز سے وہ ماہ ہم پر ہوگیا
خانۂ تاریک دل تارا اپنا منور ہوگیا

سر خستہ دل کے لیے ای ساقی بزم وفا
شربت دیدار تیرا آب کوثر ہوگیا

رہبری کو خضر کی حاجت نہیں کچھ عشق مین
اب دل شیدا ہمارا آپ رہبر ہو گیا

سیمتن جب سے چھپا سونیکا حظ جاتا رہا
بس پلنگ اژدھا بالین و بستر ہو گیا

اوس پری نے جب نہ بھیجا میرے نامے کا جواب
دل قفس مین جسم کے [illegible] کبوتر ہو گیا

واہ رے تاثیر عشق ماہ روے بے نظیر
جو شرر نکلا دل سوزان سے اختر ہو گیا

کیا نے کھائی ہے بغیر اوس یار کے بار اوری
در ہمارے واسطے سہرا [illegible] اژدر ہو گیا

مجھسے یہ الفت پری وحشی پاس سے ہلتی نہین
دشت وحشت مین مین مجنون سے بھی [illegible] ہو گیا

اوس حسین کے حسن کی کیا داستان کیجئے کہون
ناخن پا سے ہلال چرخ کمتر ہو گیا

دل ہوا اس سمت راہی جستجوے یار مین
آرزو کا گھر شب فرقت مین ابتر ہو گیا

میکشی نے میری دکھلایا اثر یہ زاہدو
بعد مردن ساغر گل کا سر ہو گیا

شکر ہے مرزا کہ یہ کہتے تو ہین وہ دیکھکر
آپ کا کیا حال یہ دو دن مین ابتر ہو گیا

کل خواب مین وہ ماہ منور نظر آیا
گھر نور سے معمور سراسر نظر آیا

جب اوسنے کیا خنجر ابرو کا اشارا
عاشق کے مجھے تن پہ نہ پھر سر نظر آیا

دل خاک لگائے کوئی عالم مین کسی کی
جو بت نظر آیا وہ ستمگر نظر آیا

یون کہنے کو ہو گئے دنیا مین حسین ہین
پر اہل وفا کوئی نہ دلبر نظر آیا

جب یاد مین رویا ہون کبھی انکی مرزا
جو اشک گرا آنکھ سے گوہر نظر آیا

کسی رقیب نے شاید سکھلا دیا ہے تجھے
کہ سب طرف تو ہے جاتا ادھر نہیں آتا

وہ کون دن ہے جس دن نہ یاد کر مین نا
تمہین ترس بھی ہے سال بھر نہیں آتا

شب ہجر آپ قامت سے مثال الف کو
مگر تمہین اجل نادان نظر نہیں آتا

صدا یہ آتی ہے مجھے لگو دھوم رہتا ہوں مین
کہ جب تو پاس ہون مجھکو نظر نہیں آتا

مین جب سے بیکھے ہوں خط دیکے یاد ہو اکا
مگر تمہین جو کہیں وہ ادھر نہیں آتا

صبا یہ حال ہے مرزا کا اوسے کہہ دینا
کہ ہوش بھی اوسکو نہیں وہ بیہوش نہیں آتا

لیکر گیا آج دل میرا تن سے نکل گیا
اچھا ہوا یہ خار چمن سے نکل گیا

جوڑا جو باندھا زلف کو چھپکا کے بام پر
یہ غل ہوا کہ چاند گہن سے نکل گیا

کیا صاف صاف کہتے ہو اللہ ری شوخیان
کلمہ تو بیکا میرے دہن سے نکل گیا

کیا خوب گذری چین سے اے شمع وصل
انکو پہ اوسکے دم میرا تن سے نکل گیا

مرزا تمہاری قدر نہ ہوئی شہر مین
اچھا یہ ہوا جو وطن سے نکل گیا

لیکر گیا جب سے وہ قاتل مرا
چین لیتا ہی نہیں ہے دل مرا

بزم مین گل اوسکی شوخی دیکھکر
طائر جان ہو گیا بسمل مرا

میری مظلومی جب آئی یاد اوسے
قتل کرکے رو دیا قاتل مرا

جان جائے اوس مدعی پر کھاکے زہر
ہے یہی اب مدعائے دل مرا

مین پڑا تھا عشق مین یہ دیکھو ستم — لیگیا پہلو سے کوئی دل مرا
کھینچ لائیگا اونھین اکدن ضرور — جذب دل ہے رہبر کامل مرا
اسطرح ہوتا نہ تو ہرگز ذلیل — مانتا کہنا اگر اے دل مرا
بسملونکی فرد مین ایجان نام — لیکے دل کر لیجیے شامل مرا

جب سے چھوٹا ہی یہ دام زلف سے — مضمحل رہتا ہے مرزا دل مرا
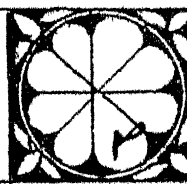
تمکو اگر جفا کا سبق یاد ہو گیا — ہمکو بھی حفظ نالہ و فریاد ہو گیا
رک رک کے باتین کرتا ہے کھلتا نہین سبب — کیا کل سے تجھکو ای دل ناشاد ہو گیا
دلکا مکان ہجر مین بیداد گر تری — غم سے الم سے درد سے آباد ہو گیا
میری انقلاب دہر کی نیرنگیان عجب — گھر بنگیا کوئی کوئی برباد ہو گیا
کل کیا تمھین رقیب پڑھاتے تھے پٹیان — مانگے جو دل تو کہیو کہ برباد ہو گیا
اے رشک لیلی اس ترے شیرین زبان — مجنون کوئی ہوا کوئی فرہاد ہو گیا
تم ایک مرتبہ بھی مکان پر نہین ملے — مین لاکھ مرتبہ ستم ایجاد ہو گیا
جو شعر عین آنکھ کے لکھا تھا وصف مین — ہچیشتم کا وہی یہ مرے صاد ہو گیا
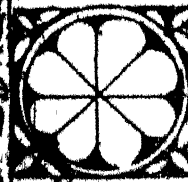
مرزا کبھی کسیکو مین دینے کا دل نہین — ناصح کا قول صدق مجھے یاد ہو گیا
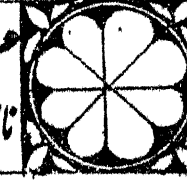
ہر دم خیال زلف سیہ فام ہو گیا — دل مبتلا بلا مین سر شام ہو گیا

حالات سرد گرم زمانے کے دیکھکر
پیر فلک کو فکر مین سرسام ہو گیا

دیتا ہے ہر گھڑی دل بسمل یہی صدا
بس ایک ہی نگہ مین مرا کام ہو گیا

وان دل لگی ملا اونہون نے یہان جان نکل گئی
اونکی تو دل لگی ہوئی یان کام ہو گیا

رخ کو چھپایا جب سے مہرو نے زلف سے
سورج گہن قریب سر شام ہو گیا

دین کسطرح سے دل کو تسلی فراق مین
اوس بت سے بند نام و پیغام ہو گیا

مرزا مین ان حسینونکی صحبت مین بیٹھکر
بیکار اک زمانے مین بدنام ہو گیا

مجھسے ہوتا ہے غضب آج وہ دلدار جدا
روح قالب سے نہ کسطرح ہوا ای یار جدا

ٹکڑے کرتا ہے جگر دل کے جو کرتا ہون خیال
خنجر ناز جدا ابرو خمدار جدا

جب سے دیکھا ہے تری کاکل پیچان کو صنم
جان بیزار جدا دل ہے گرفتار جدا

کبک کی چال کہان اور کہان چال اونکی
اوسکی رفتار جدا یار کی رفتار جدا

بستر غم مین اوٹھاتا ہون حسین سے گرس
آج بیمار سے لو ہوتا ہے بیمار جدا

جب خیال آتا ہے روتے ہین لپٹکر سب
دل جدا جان جدا اور تن زار جدا

کھل گیا راز مرے دلکا ہر اک پر مرزا
ہو گیا جب سے خفا ہو کے مرا یار جدا

سوزش داغ جگر سے سینہ گلخن ہو گیا
خانۂ تن مین چراغ ایذا کا روشن ہو گیا

ساکن فردوس سے کیونکر نہ مجھکو فخر ہو
کوچۂ جانان مین اپنا جبکہ مسکن ہو گیا

ہم یہاں تڑپیں ہنسو غیروں سے تم اب آپکا
اسقدر تجھکو کلیجا مشتاق مین ہو گیا

پوچھتے سبکا رہو خط کے ذریعے سے تو کل
جو ہمارا حال تھا سب تم پہ روشن ہو گیا

واہ ری قسمت مری اور واہ رے میرے نصیب
دوست سمجھے ہم جسے اپنا وہ دشمن ہو گیا

کون یہ بلبل سے رو رو کر بیان کرتا تھا حال
داغ کھاتے کھاتے سینہ مثل گلشن ہو گیا

قیس کے مانند مرزا کیون نہ پھاڑین ہم لباس
مسکن اپنا اندنون صحرا کا دامن ہو گیا

مین نہ عاشق ہون پری کا اور نہ شیدا حور کا
ہان مگر پامال ہون مین اک بت مغرور کا

جسکو موسی دیکھکر غش کھا گئے تھے طور پر
سایہ تھا وہ ہمدمو اوسکے رخ پر نور کا

تا زمین یہ اوٹھ نہین سکتے اوٹھاتے ہین وہ ہم
ابتو ہے وہ حال اپنا جو کہ ہو مزدور کا

ہجر مین اوس سرو قد کے دار پر چڑھتا ہون مین
گھٹ گیا رتبہ ہمارے سامنے منصور کا

مین اگر گنج شہیدان پر کرون جا کر بیان
اور ابتر حال ہو واللہ اہل گور کا

یہ تمھارے ہی صنم غفلت کا سارا ہے سبب
کیا کروگے سنکے تم قصہ دل مجبور کا

میرے دلکا تار بھی سچا ہے کیا اپنی قسم
حال بتلاتا ہے سب نزدیک ہو یا دور کا

کسطرح موسی نہ جلوہ دیکھتے جا کر وہان
جلنا لکھا تھا ہی حیلے سے کوہ طور کا

کسلیے مرزا پریشان پھرتے ہو تم کو بکو
کیا پتہ اجتک نہین پایا دل رنجور کا

اب دلکو جلا دیگا یہ داغ کہن اپنا
پھنکتا ہے کئی دن سے تن اور بدن اپنا

کل خواب مین کرتا تھا یہ پند کوئی مجھے — تم بھول گئے جا کر دنیا مین وطن اپنا

وعدے کئے تو لاکھون آئے نہ کسی دن بھی — کرتے ہو تم جو دنیا بیکار سخن اپنا

یوسف سے حسین لاکھون ہین عشق خیال اپنا — وہ رشک زلیخا گر دکھلا دے ذقن اپنا

کیون تمنے حسینون سے ملنے کی قسم کھائی

کیون ترک کیا مرزا الفت کا چلن اپنا

آیا جو نہین آج وہ رشک چمن اپنا — آرام کدہ ہو گیا بیت الحزن اپنا

کس طرح میسر ہو مجھے وصل صنم کا — جب تفرقہ انداز ہو چرخ کہن اپنا

اے رشک گہر تیری تصور مین شب غم — جو اشک گرا ہو گیا در عدن اپنا

سوز تپ فرقت نے یہ تاثیر دکھائی — ہم جل جل کے ہوا خاک تن اپنا

جس دم کہ اوٹھا کوچہ دلدار سے بستر — ہم یار ہوا دشت مصیبت وطن اپنا

نوبت کا ہے آرام بھی ہو صورت تکلیف — ہے ملک سلیمان سے بھی خوشتر [illegible] اپنا

یہ لخت جگر ہین جسے کہتے ہو تم ایجان — ہمکو بھی دکھا دو یہ عقیق یمن اپنا

سچ ہے کہ یہ سب حضرت ثاقب کی ہے دولت

مشہور ہوا دہر مین مرزا سخن اپنا

تیغ کا گھائل ہون نہین اور نہ زخمی تیر کا — مین تو ہون کشتہ ازل سے اک بت بے پیر کا

لکھدیا جو اوسنے قسمت مین وہی ہوتا ہے بس — کام کچھ چلتا نہین تقدیر سے تدبیر کا

اوس گھڑی سب کچھ لجائیگا رقیب روسیاہ — صبر جب پڑ جائیگا مجھ [illegible] دلگیر کا

بیقراری جب ہی روز ازل سے کہنے لگا
بھر بھر آیا جسم پہرون کاتب تقدیر کا

قتل تو کرتا ہی مجھکو بیرخی سے ڈر یہی ہے
منہ نہ پھیر جائے کہین قاتل تری شمشیر کا

لاکھ تدبیرین کرے انسان مگر ہوتا ہی کیا
مٹ نہین سکتا کسی صورت لکھا تقدیر کا

ولولے مین سوئے دریا مین جو دیوانہ گیا
ہوگئی ہر موج حلقہ پاؤن زنجیر کا

جز غم و درد و الم کے ہیچ ہی اے درد فراق
کون پرسان حال ہی مجھ خستہ و دلگیر کا

گہلتے گہلتے آخرکار اب یہ مین لاغر ہوا
طوق گردن ہوگیا حلقہ مری زنجیر کا

بس تری ترچھی نگہ کافی ہی میرے قتل کو
کام ہی خنجر کا اسمین کچھ نہ کچھ شمشیر کا

کچھ نہین ہی خوف مین پر حسن ایسی ہی چیز
دیکھکر دل آہی جاتا ہی جوان و پیر کا

شکر ہی اب چرخ کو بھی غیر کے دل کی طرح
خوف ہی مجھ دل جلے کے آہ کی تاثیر کا

اب تلک آیا نہین مرزا ملیٹ کر نامہ بر
دلکو اوجھن سے سبب کھلتا نہین تاخیر کا

ہوگئے لگے زمانے بھی انسان کیا کیا
لطف فرماتے رہے جن پہ سلیمان کیا کیا

رو یا کرتی ہے یہ کھیکھ کسیکی حسرت
خاک مین مل گئے عشاق کے ارمان کیا کیا

کس سے ہم حال کہین دلکا کوئی سنتا ہے
بعض منہ دیکھکے کہدیتے ہین ہان ہان کیا کیا

درد و غم رنج و الم حسرت و اندوہ و ملال
اوترے ہین دلکے مکانین مرے مہمان کیا کیا

آمد فصل خزان سنکے گلستان کے بیچ
پھوٹ کے روئی ہی گل بلبل نالان کیا کیا

دل پر داغ کی دیکھو تو کبھی سیر آکر
پھول زخمون کے کھلے ہین بیابان کیا کیا

جب سے تم آئے ہو کچھ رنگ ہی گلشن کا ہے اور
دیکھو ہین نغمہ سرا مرغ خوش الحان کیا کیا

دل پھنسا کر یہ مجھے آوارہ وطن کا پھر روز
بل کی لیتی ہے تری کاکل پیچان کیا کیا

دم پرسش کہو کیا دوگے جواب ای مرزا
ان حسینون نے کیا تمکو پریشان کیا کیا

ہر نفس عمر دو روزہ پہ ہے نازان کیا کیا
نہین معلوم سمجھتے ہین یہ نادان کیا کیا

دل نہ دیتے ہین نہ دین بات تو اگر سن جائین
خط مین لکہا کرون مین انکو سران کیا کیا

بات اچھی بھی کہو گر تو برا مانتے ہین
کان مین یار ونکے بھرتا ہے شیطان کیا کیا

حسن و خوبی مین جو یکتا ہے وہ بت نام خدا
اوسکے بندے ہین سبھی گبر و مسلمان کیا کیا

بزم مین غیر کے منہ پھیر کر ای آئینہ رو
دل بیکس کو ہمارے کیا حیران کیا کیا

مجھسے بھی کچھ تو بیان کیجیے کل کا احوال
شکوے تم غیر سے کرتے تھے مری جان کیا کیا

دل کسیکو نہ دے امید وفا پر کوئی
مر گئے ہین اسی ارمان مین انسان کیا کیا

آجتک ہمنے قدم گھر سے نکالا تھا نہ آہ
اب کہان سے مجھے وحشت نے بیابان کیا کیا

کیا کرے ناز سخنگوئی پر اپنے مرزا
ہو گئے پردۂ دنیا پہ سخندان کیا کیا

شہرہ تمہارے حسن کا یہ دلربا ہوا
جسنے ذرہ بھی نام سنا مبتلا ہوا

مجھسے چھپائے دلکو بنایا ولولا ہوا
تو پھر یہ ہاسے قیدی دام بلا ہوا

صبر و شکیب و تاب و توان کب کے جا چکے
سینے مین رہگیا ہے فقط دل جلا ہوا

کرتا نہین ہے دور وہ دل سے رکاوٹین
سنتا نہین کسی کی وہ ایسی کہ کیا ہوا

انگڑائیان وہ لیتے ہین جب بزم مین
امید وار ہی کچھ اوٹھے جو ... ہوا

تو مرتے سے کیون چپ کیا ہو گا کم نہ بولے
ہمدم مگر نہ ایک ہی تجھ سے وفا ہوا

چھپ چھپ کے سب سے رہتے ہو کیون وہ زہر گری
مرزا تمھارے دل کو کہو تو یہ کیا ہوا

کیون اوج پر ہو ستارا ہمارا
جو ہو زیب آغوش پیارا ہمارا

غضب اونکے والله ہین ناز و عشوے
کہ دل کر دیا پارا پارا ہمارا

سے لوگ کہتے ہین خورشید گردون
وہ لے سوز دل ہر شرارا ہمارا

رقیبون کے ہمراہ پھرتا ہے وہ مہ
یہ گردش مین ہے اب ستارا ہمارا

یہ کل کون کہتا تھا ہنس ہنس کے مرزا
کہ اک واسطہ ہے تمھارا ہمارا

دل میرا اوس بت پردہ نشین ہوا
پہلو نہ اسکو چین کا حاصل کہین ہوا

ہم آسمان کے جور سے فرقت مین پھنس گئے
برہم یہ ساز عیش کہین سے کہین ہوا

یہ بھی ہے اپنی خوبی قسمت کہ غیر نے
گر زہر بھی دیا تو مجھے انگبین ہوا

سینے تو دیکھو جان بھی ہے دی فراق مین
تمکو مگر وفا کا نہ میرے یقین ہوا

پھر آج سر اوٹھانے لگے بات بات پر
پھر دیکھیے سوال یہ میرے نہین ہوا

دیکھا فلک کو جسنے حقارت کی آنکھ سے
وہ لقمہ وہان نہنگ زمین ہوا

بیشک بتان دہر غضب کے ہین سنگدل
مرزا تمھارا آج سخن دلنشین ہوا

اوسکے نور کا جلوہ ہر ایک جا دیکھا
چھپا ہوا کہین دیکھا کہین کھلا دیکھا

جہان ہین رمز بتان کا جو سلسلا دیکھا
تو خود کو بند سلاسل مین مبتلا دیکھا

جو مینے آنکھونکو غفلت کے خواب سے کھولا
بندھا ہوا رسن عشق مین گلا دیکھا

پلا کے غیر کو ساغر دیا ہے داغ مجھے
صنم کا مینے عجب کچھ معاملا دیکھا

ہے کوہکن کہین اور قیس ہے کہین مرزا
فراق یار مین ہر اک کو باولا دیکھا

جب کانکا موتی تہ گیسو نظر آیا
پہلو مین شب تار کے جگنو نظر آیا

دیکھا نگہ غور سے جب مینے فلک پر
مہتاب ترے سامنے جگنو نظر آیا

دلکو تو چھڑا لاتا مین زلفون سے سر پر
پر اوسکی رہائی کا نہ پہلو نظر آیا

او مہر جمال آگے ترے حسن کے واللہ
مہتاب فلک پہ بھی مجھے جگنو نظر آیا

پہرون مین خیال قد زیبا مین ہون رویا
مرزا جو کوئی سرو لب جو نظر آیا

چلتے چلتے حلق پر ابرو کا خنجر رہگیا
واے غم پیک اجل منزل مین تھک کر رہگیا

نیلگون بوسے کا داغ اوس ماہ کے رخ پر نہین
پھول یہ گلزار مین سوسن کا کھلکر رہگیا

قتل مجھپر آرزوے وصل کو جب دم گیا
تیغ قاتل مین مرا خون بنکے جوہر رہگیا

خیالِ جمالِ قمر وشس سے مرزا
ہے کاشانۂ دلِ منور کسیکا

دل دیکھی زلف دیکھکے دیوانہ بنگیا
صد چاک ہو کے رشکِ دہ شانہ بنگیا

دل ہی نے مجھکو دامِ الم مین پہنسا دیا
جو تہا یگانہ حیف وہ بیگانہ بنگیا

مجنون رہا نہ قیس رہا سب عدم گئے
قصہ ہمارا خلق مین افسانہ بنگیا

دل ہی مین تو خیالِ بتانِ گوشہ گیر ہے
شانِ خدا ہے کعبہ مین بتخانہ بنگیا

مرزا خیالِ گوہرِ دندان مین یار کے
آنسو جو نکلا آنکہہ سے دُر دانہ بنگیا

بے نقاب اوسکو روبرو دیکہا
چہرہ حور ہو بہو دیکہا

نقشِ دیوار بنگیا مین حزین
اوسکا عجب نقشہ روبرو دیکہا

بات مین اوسکے ہین سیئے انداز
مین نے کل طرزِ گفتگو دیکہا

جب لگایا اونہون نے تیرِ ادا
مضطرب مرغِ آرزو دیکہا

وصل اوسکا کمال مشکل ہے
مین نے ہر پہلو آرزو دیکہا

جب پڑہا مصحفِ سورۂ قرآن
مصحفِ رخ کو روبرو دیکہا

دلِ تاریک کیون نہ روشن ہو
تجھکو مرزا سنے ماہرو دیکہا

ظالم ترے خیال مین دل مبتلا ہوا
آوارہ مین بگولے کی صورت سدا ہوا

دلکی کشش بھی اوسکو نلائی مرے قریب — روتا ہین اس امید پہ یارون سدا رہا
دولت وصال کی نہ میسر ہوئی کبھی — سایہ فگن ہزار برس گو ہمار رہا
وہ بیوفا نہ ظلم سے باز آیا آجتک — مین جھیلتا فراق کے صدمے سدا رہا

گو تمنے اوسکو لاکھ بھلایا مگر صنم
مرزا کو ورد نام تمھارا سدا رہا

وہ رات بھر رقیب کے گھر بیوفا رہا — اے دل مرا قضا کا یہان سامنا رہا
تدبیر چارہ گر کی نہ کام آئی ایک بھی — یہ دوست زخم دلکا ہمیشہ ہرا رہا
یہ انقلاب حال ہے کیونکر ہنوز رقم — فرقت سے بھی وصال کی شب غم سوا رہا
اوسکا خیال دلمین ہے وقت منا دبھی — با وفا مین بھی مین تمھین پہ فدا رہا
تجھسے خطا تو کوئی بھی سہ زد نہین ہوئی — پھر بتیہ و کیون وہ ستمگر خفا رہا
منکا ملک تو ڈھل گیا الضعف ہجر مین — اب زندگی کا کون مری آسرا رہا
آج اسکو مار اکل کیا مجروح اور کو — اوس شوخ سنگدل کا یہی مشغلا رہا
شوخی ہزار دستِ تنا سے کی مگر — جولانیون پہ اولنکا سمند حیا رہا

وہ شوخ چلدیا نہ سنی ایک بھی مری
مرزا پکارتا مین ہٹے ہار ا رہا

گر بلند آہ ہو نکا میری کچھ دھوان ہو جائیگا — آسمان اک اور نیا آسمان ہو جائیگا
دوست اپنا ہو گیا ہے لندن و انگلینڈ — داغ حسرت اب نصیب دشمنان ہو جائیگا

پھر رقیبونکا کہو کیا حال ہوگا اوس گھڑی
جسگھڑی وہ ماہ مجھپر مہربان ہو جائیگا

دل دیا جب جانکے دینے مین اب کیا ہے دریغ
مانگ دیکھو حال الفت کا عیان ہو جائیگا

تم جو پہلو سے مرے اٹھ گے اے جان جہان
راہیئے ملک عدم یہ نیمجان ہو جائیگا

گر وفائین کی مری تم داد دوگے بزم مین
شیفتہ دل سے تمھارا اک جہان ہو جائیگا

شعلہ رویونکی صفت مرزا کیا کرتا ہے روز
شہر مین مشہور یہ آتش زبان ہو جائیگا

جلوہ گر خورشید رو جسدم ہمارا ہو گیا
ماہ خجلت سے فلک پر پارا پارا ہو گیا

اب امید زیست بسمل کو تری قاتل نہین
چاندنی سے زخم کھلکر پارا پارا ہو گیا

یہ دکھایا اوج قسمت نے مرے بگڑی یہ بھی
جو شرر نکلا مری آہونکا تارا ہو گیا

چھپ گیا پردے مین بدلی کے قمر ہوکر خفیف
جسگھڑی کوٹھے پہ وہ مہ جلوہ آرا ہو گیا

کیون نہین بھولے سمائے ہو کہین اپنے تم
آج کیا مرزا کسی گل کا نظارا ہو گیا

زلف و عارض پر جو تیرے مبتلا ہو جائیگا
راتدن بیشک گرفتار بلا ہو جائیگا

ایکدم مرقد پہ میری کھینچ لائیگا اونھین
جذبۂ دل میرا مثل کہربا ہو جائیگا

گر خرام ناز دیکھے گا دم سیر چمن
کبک اونکی چال پر دل سے فدا ہو جائیگا

تجھکو جو خوف ظلم کرنا ہے وہ کرلے شوق سے
حشر کے دن میرا تیرا فیصلا ہو جائیگا

گر ترا بسمل کوئی نالہ کریگا ہجر مین
آسمان پھٹ جائے گا اک زلزلا ہو جائیگا

کھل ہی جائیگا ابھی باب اجابت دیکھئے
جس گھڑی عاشق ترا محو دعا ہو جائیگا

اک جہان اندھا نظر آئیگا مجھکو ہمدمو
ماہرو جس روز اسے مرزا جدا ہو جائیگا

ذرہ دیدہ نگاہوں نے کیا کام کسیکا
بدنام زمانے مین ہوا نام کسیکا

زلف و رخ روشن کے تصور مین ہمیشہ
ہے ورد شب و روز ہمین نام کسیکا

کیا یاد کرینگے تجھے ارباب زمانہ
نکلا نہ فلک تجھسے کوئی کام کسیکا

دل چھین لیا پیاری اداؤن نے ہمارا
ابرو کے اشارے سے کیا کام کسیکا

تم حضرت دل عشق مین ایسے ہوے رسوا
بدنام نہ یون دہر مین ہو نام کسیکا

مرتا ہے کسیکی کوئی فرقت مین کسی سے
اے باد صبا کہیو یہ پیغام کسیکا

سینے سے لگا رکھین نکیون داغ محبت
مرزا یہ ہے بخشا ہوا انعام کسیکا

ہجر مین بیتاب جب مین غم کا مارا ہو گیا
اسقدر تڑپا دل بنیا پارا پارا ہو گیا

میرے رونے کا بیان کیا ہو سکے تفصیل سے
یہ سمجھ تو نوح کا طوفان دوبارا ہو گیا

ہو چکی اب زندگی ختم اپنی اور ہم جی چکے
دشمن جانی مرا جب انکا پیارا ہو گیا

کہتے ہین محفلمین وہ مجکو بٹھا کر غیر سے
انکا ہی برج الم مین اب ستارا ہو گیا

آتش ہجر غم دل نے جلایا اسقدر
آفتاب اک آہ سوزان کا شرارا ہو گیا

فکر دنیا فکر عقبے فکر وصل سیمبر
ایک دل کیا کیا کرے عاجز بیچارا ہو گیا

پچھ نہیں کہتے ہو چپ بیٹھے ہو کیون بت کیطرح
حال کیا مرزا یہ دو دن مین تمہارا ہو گیا

تختہ یہ بے سبب نہیں ہلتا مزار کا
لاشہ ہے اسمین دفن کسی بیقرار کا
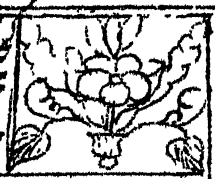
ابکی تو بس بلاونگا مَی خوش ہو یا خفا
اے شیخ جی تم آنے دو موسم بہار کا

عاشق پہ ظلم غیر پہ ہے بندہ نوازیان
دستور کیا یہی ہے مہربان پیار کا

آنسو روان ہین پتلیان پھرتی ہین سر بسر
دیکھا تماشہ دیدۂ پر انتظار کا

وعدہ تو کر گیا مگر آیا نہ آج تک
کیون رنگ فق نہو دل امیدوار کا

اوس گل بغیر ہوتا ہے دل ٹکڑے اے صبا
مژدہ نہ دے تو آمد فصل بہار کا

لپٹا لیا گلے سے بت شوخ و شنگ نے
مرزا اثر ارشک ہے پروردگار کا

کیا ہے بھروسہ زندگی مستعار کا
مرزا خیال چاہیے روز شمار کا

کہہ کے کہکے قصہ آمد فصل بہار کا
صیاد دل دکھا نہ قفس مین ہزار کا

آتا ہے بام پر وہ قمر وش برائے سیر
چمکا نصیب طالب دیدار یار کا

نظرون سے دل اڑانے لگا عاشقون کے آپ
چسکا پڑا ہے اندنون اونکو شکار کا

کھونا نہ دلکو لیکے مرے بزم غیر مین
کرنا نہ مجھکو صید شب انتظار کا

سچ ہے کہ پوچھتی نہیں مفلس کو موت بھی
مرتا ہے دم بھر اہل جہان مالدار کا

گلشن مین آج پھولے سماتے نہیں ہین پھول
مذکور سنکے آمد فصل بہار کا

سو مرتبہ لوٹ کے قیامت چلی گئی / پھر بھی گھٹا نہ طول شب انتظار کا

مرزا کسی حسین سے پوچھینگے آج ہم
کیا ہے طریقہ چاہ کا الفت کا پیار کا
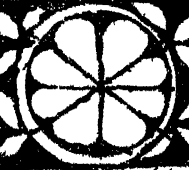
ہم چاندنی مین جام پئینگے شراب کا / ہوگا سحر کے ساتھ طلوع آفتاب کا

آئے بھی وہ تو شرم وحیا لیکے ساتھ مین / وصلت مین بھی نہ پردہ اٹھایا حجاب کا

قاتل خدا کیواسطے اب قتل مین نہ دیر / حلقوم خشک تشنہ ہے خنجر کی آب کا

کوئی صنم مین کیون نہ پئین ہم جام شہ / جنت مین تو ثواب ہے پینا شراب کا

وہ میرے غنچہ لب کا پسینہ ہے بعد مو / کہتا ہے جسکو عطر زمانہ گلاب کا

سیماب ہے درد دل کا مرے حال ایک سے / مین کیا کرون بیان صنم اضطراب کا

رفعت پسند ہوتی نہین خاکسار کو
مرزا مین ہون غلام شہ بوترابکا

ردیف بائے معجمہ

بستا ہوگا کوئی بھی اسے یار دلفریب / دلدار و دلربا و دل آزار دلفریب
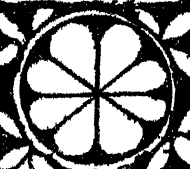
اے شیخ آج کیا ہے جو تم بزم رند مین / آئے ہو سر پہ باندھکے دستار دلفریب

ہم تمکو بھی نہ سمجھتے تھے لیکن تمھاری زلف / دیکھتے ہی بنکے نکلی دل آزار دلفریب

کا ہیکو پھر کسیکی محبت کرے کوئی / بنتے جو ہون جہان مین وہ چار دلفریب

مجھسے کچھ اور کہتے ہو تم غیر سے کچھ اور
پھر کہون کس سے جہان تم ہمین یار دلفریب

دل مجھے کو لائے تھے یا تو کہین لیلیا
تمنا ہوگا کوئی غیر بیدار دلفریب

کیونکر پسند طبع ہو خاص و عام کے
مرزا تمھارے ہوتے ہین اشعار دلفریب

حیف اکدن ہوئی اوسکی ملاقات نصیب
مجھسے بھی ہونگے کسیکے یہ خرافات نصیب

غم و اندوہ مصیبت الم و رنج و ملال
ہجر دلبر مین یہ مجھکو ہوئی سوغات نصیب

وصل سے شاد کوئی ہو کوئی تڑپے بیکس
اپنے اپنے ہین پیارے قبلہ حاجات نصیب

مطلب آئے دو دل پکڑے ہوئے ہاتھون نے
جذب دل مجھکو ہوئی خوب کرامات نصیب

غم یہ مرزا سے نہ پوچھو کہ گذرتی کیا ہے
ٹھوکرین کھاتا ہی پھرے دن مرا ہر رات نصیب

اب یہ اوس بت کا حال ہے صاحب
بات کرنا محال ہے صاحب

دل ہوا پایمال لاکھون کا
کس قیامت کی چال ہے صاحب

آپکی یاد ہجر کی شب مین
ہے یہی ہمکو وصال ہے صاحب

ہو مقابل تمھارے آئینہ رو
کہان اتنی مجال ہے صاحب

فی الحقیقت یہ علم دنیا مین
دولت لازوال ہے صاحب

جب سے لائے ہین آپ یان تشریف
غیر کا غیر حال ہے صاحب

کیون نہ جامے سے رفتہ ہون شاد سے
آج روز وصال ہے صاحب

مجھکو واللہ در فرقت مین
اک گھڑی ایک سال ہے صاحب

کیون شگفتہ نہ دل ہو صورت گل
یہ زمین وہ نونہال ہے صاحب

جب مین سوتا ہون مجکو دکھتا ہے
خواب مین بھی خیال ہے صاحب

تیرے مرزا اسکے اندنون بخدا
زیست مین احتمال سے صاحب

دشمن ہوے ہین جان کے ایجان کیا سبب
اغیار روز اوٹھاتے ہین طعن فان کیا سبب

ہوتے ہوے مین غیر یہ دیکھے بھلا کہو
کیونکر اوٹھاؤن غیر کا احسان کیا سبب

سایہ بھی تجھپہ زلف صنم کا پڑا نہین
ایدل یہ پھر تو کیون ہے پریشان کیا سبب

عمداً قصور تو کوئی مجھسے ہوا نہین
پھر کیون خفا ہوے ہو مریجان کیا سبب

کیا قیس کوہکن کو اوٹھا لے گئی قضا
خالی پڑے ہین کوہ بیابان کیا سبب

اوسنے نقاب تک نہین چہرے سے دور کی
دل عاشقونکے ہوگئے حیران کیا سبب

ہم کیا کہین کسطرح کاٹی ہے کل کی رات
تمکو رہا نہ وعدہ کا جو دہیان کیا سبب

دل دیکے بار ہجر اوٹھاے ستم سہے
اسپر بھی تم خفا ہو مریجان کیا سبب

اونکو تو یاد بھی کبھی آتی نہین مری
مجکو خیال رہتا ہے ہر آن کیا سبب

کچھ شوخیون نے اونکی سکھا تو دیا نہین
آتے نہین ہین پاس اب ان کیا سبب

بوسہ طلب کیا تو یہ مرزا ملا جواب
تم سے کبھی کی جان نہ پہچان کیا سبب

کیون دلکو ہم بتائین کہ واقف ہین تسے خوب
لیجائیگا اسکو بھی اک دزدم سے آپ

کوئی ہزار پند و نصیحت کرے مگر
ہرگز نہ باز آئینگے جور و ستم سے آپ

کیا آفتاب تسے بھرا ہے کچھ آجکل
مثل قمر جو جاتے ہین اب صبحدم سے آپ

جلوہ وہان بھی آپ کا ہریان بھی آپ کا
کب احتیاج رکھتے ہین دیر و حرم سے آپ

بوسہ جو مانگا بولے کہ ہم تو بخیل ہین
جا کر سوال کیجیے اہل کرم سے آپ

مرزا جو رووُن ہین لب و دندان کی یاد مین
پیدا ہون موتی مونگے مری چشم نم سے آپ

زمانہ مین تو ہے مشہور بس زمین کا سانپ
مگر بلا تو ہے گیسوے مہ جبین کا سانپ

ہزارون نے مسلمان کو کردیا کافر
نہین ہے زلف یہ ہے رہزن دین کا سانپ

ہمارا دود فغان اور تمہارا سایۂ زلف
وہ آسمان کا ہے سانپ یہ زمین کا سانپ

نہین ہین زلف سے قطرے ٹپکتے پانی کے
یہ زہر اوگلتا ہے اوس شوخ مہ جبین کا سانپ

تو یہ بھی اونکی سی کہنے لگا ستم دیکھو
یہ دل بھی ہو گیا اب میری آستین کا سانپ

فلک کو پھونکدے کاغذ کیطرح ہو نکلین ایک
بلند ہو جو مری آہ آتشین کا سانپ

جو اپنے دل مین مرزا رکھے خیال اوسکا
تو کاٹے دوزخ پرنار کی زمین کا سانپ

محو گریہ جو ہوے دیدۂ تر آپ سے آپ
خون دینے لگا پھر زخم جگر آپ سے آپ

پھونکتا سینہ و دلکو نہ اگر سوز فراق
آہ مین میری نکلتے نہ شرر آپ سے آپ

یون دوست تو بہت ہین لیکو دوست وہی ۔ سختی مین اپنے دوست کے جو کام آئے دوست

دیوانہ دیکھکر مجھے صحرا مین قیس نے ۔ بولا ملا کے ہاتھ کہو تم کب آئے دوست

پہلے نہ یہ سمجھ لیا دشمن ہے جان کا عشق ۔ جب دل گیا تو کہتے ہو مرزا کہا دوست

ردیف تاء ہندی

اپنی مقراض زبان سے مری گفتار نہ کاٹ ۔ رشتۂ زیست کو پیارے مرے ہر بار نہ کاٹ

شل تلوار کے اے ابروِ خمدارِ صنم ۔ ہر رگ و پے کو مرے صورت انجار نہ کاٹ

آرزو نکلا مری خون نہ ہو جائے کہین ۔ سر کو بیرحمی سے اے قاتل خونخوار نہ کاٹ

حرف پر کھینچنگے ترے نام پہ صاحب فہم ۔ بات کو مری سخنور دمِ گفتار نہ کاٹ

مجھسے کہتی ہے اجل ہے یہی بہتر رفت ۔ انتظار مین کسیکی شب اقرار نہ کاٹ

بار بار اوڑھکے نہ بوسے لے دلا کاکل کے ۔ دیکھ کھاسے یہ کہین مارِ سیہ کار نہ کاٹ

بت سے الفت نہ بڑھا بہرِ خدا اے مرزا ۔ اے ایام جوانی کے یہ بیکار نہ کاٹ

کبھی پلائے نہ صبا نے مشکبو کے گھونٹ ۔ کہ مین فراق مین پیتا رہا لہو کے گھونٹ

جناب شیخ جی اسطرح نوش کرتے ہین ۔ کہ جیسے پیتے ہین پانی کے زمزمکے گھونٹ

وہ اور نشہ مین چڑھجاتے حسن کے اپنے ۔ اوتارتا نہ جو مین [illegible] آرزو کے گھونٹ

وہ سامنے مرے غیرونکو مے پلایا کئے
مین چپکا رہگیا پی پی کے دل لہو کے گھونٹ

وہ بادہ خوار ہے مرزا جہان نہین ہے ساقی
کہ ایک سانس مین پیتا ہے دو سبو کے گھونٹ

ردیف ثائے معجمہ

اوسکی محفل مین دل جیتا جب جاتا ہے عبث
اور گر جاتا ہے تو پھر تلملاتا ہے عبث

حال دل اوس سے جو کہتا ہون تو کہتا ہے وہ شوخ
مین نہین سننے کا تو مجھکو سناتا ہے عبث

تو بھی اے دل ہو کشیدہ وہ کھنچا ہے تجھسے گر
مفت جان اپنی جدائی مین گنواتا ہے عبث

دیکھ چھپ جائیگا مانے گا نہ کہنا گر مرا
دل ہر اک کا زلف پر خم مین پھنساتا ہے عبث

حال تو ہے غیر اور کہتے ہو اچھا ہے مزاج
بگڑی بات انکو تو اے مرزا بناتا ہے عبث

دل جلاتے ہین بہت اہل وفا کیا باعث
گرم کرنے مین یہ بازار جفا کیا باعث

مین سمجھتا تھا کہ دل آزار نہین تو اے چرخ
لوگ کیون کہتے ہین پھر اہل جفا کیا باعث

تب بھی یہ چاہتے ہین ملتا ہے انکو یارب
میری ہوتی نہین مقبول دعا کیا باعث

شکر کیجے پہ شکایت وہ کیا کرتے ہین
بت رہا کرتے ہین عاشق سے خفا کیا باعث

مینے قصہ بھی نہین انکی جفا کا نہ کیا
یہ رہا کرتا ہے دل محو بکا کیا باعث

نا امیدی تو نہین سنا تھا جن کے آئی
نالے کرتا ہے دل محو فنا کیا باعث

ہجر میں کیا سکھ ہوئے کیوں روئے ہو مرزا اشرف
ہو گیا یار ترا تجھسے جدا کیا باعث

ردیف جیم معجمہ

دیکھ لیں شوخیاں تمہاری آج ‎ گالیاں دو نہ پیاری پیاری آج
کل جنون نے کیا گریبان چاک ‎ دست وحشت سے ہے تیری باری آج
فصل گل آئی شیخ چھپ چھپ کر ‎ گھر میں کرتے ہیں بادہ خواری آج
حال بلبل پہ رو نہ اے شبنم ‎ اپنی دکھلا نہ غمگساری آج
گھٹتی جاتی ہے اپنی تاب و توان ‎ بڑھتی جاتی ہے بیقراری آج
ہے یقین کل وہ دل چرا لینگے ‎ باتیں کرتے ہیں پیاری پیاری آج

دل تو اول ہی جا چکا مرزا
صبر و طاقت کی آئی باری آج

سن اے طبیب کر نہ اس بیمار کا علاج ‎ مشکل ہے سخت عشق کے بیمار کا علاج
تیر نگہ چلاتے ہو جھک جھک کے بزم میں ‎ کیا خوب کر رہے ہو دل افگار کا علاج
عاشق کو [illegible] میں کیا تیغ کا ستم ‎ کرتا نہیں ہے کوئی بھی خونخوار کا علاج
اب کیا کہوں کہ دیکے زبان تم پلٹ گئے ‎ صاحب جہان میں نہیں انکار کا علاج
دیکھا جو تم کو تیغ بکف دم نکل گیا ‎ خوش پایا ہو گیا دل بیمار کا علاج

غیروں سے اختلاط ہے ہم پر عتاب ہے
کیا ہو ہمارے دیدۂ خونبار کا علاج
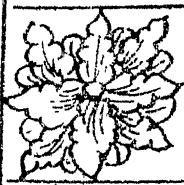
مرزا کہے صنم سے کہ اب اچھا کریگا کون
عیسیٰ سے جب ہوا نہ دل زار کا علاج
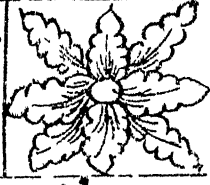
آمادہ سر زنش پہ ہوئے پھر رقیب آج
کوئی نہیں کھٹکتا ہے میرے قریب آج

اب یہ سمجھ لو خاتمہ اپنا ہے اسلیے
نسخے میں لکھکے اٹھ گئے غفلی طبیب آج

ہنستے تھے زخم روتی تھیں ملکے خستہ تن
یہ وقت قتل دیکھا تماشہ عجیب آج

تم آئے جان رفتہ پھر آئی یہ دیکھیے
یاں ہوچکا تھا کوچ عدم کا حبیب آج
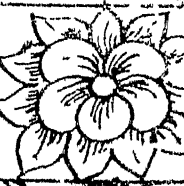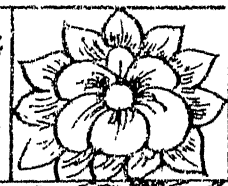
زیر لوائے احمدی مرزا ہو روز حشر
مقبول کر دعا یہ مرے یا مجیب آج

ردیف جیم فارسی

ناتواں دل پھنس گیا ہے یار کے بالوں کے بیچ
سخت مشکل ہے نکلنا فلک کا لونگ کے بیچ

ہمدموں کس بھروسے پر کہو زاری کریں
اب اثر کچھ بھی نہیں باقی مرے نالوں کے بیچ

خور روشن ہو گیا وہ روئے انور زلف سے
ایک سے کی نہ گیسوؤں قدر دیں کا لونگ بیچ

داغ روشن ہیں سینہ میں فرقت میں لگے اسطرح
جسطرح سے پھول ہوتے ہیں صنم ڈالوں کے بیچ
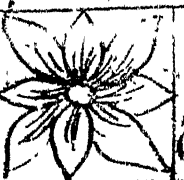
مفلسی تا یاد دنداں میں میں مرزا ہے بہت
بھر لیے اشکوں کے موتی میں نے رومالوں کے بیچ

مچ گئی دھوم تری حسن کی بازار کے بیچ / چرچا ہوتا ہے یہی روز خریدار کے بیچ

ایک فرہاد جو تھا دست مرادہ بھی گیا / ہائے ہمدم نہ رہا کوئی بھی کہسار کے بیچ

رخ سے کاکل تری لپٹی ہوئی رہتی ہے مدام / اب رہا فرق نہ کچھ کافر و دیندار کے بیچ

کیوں نہ روؤں میں شب ہجر کہو اے یارو / خندہ زن یار ہے موجب محفل اغیار کے بیچ

شکر کی چاہیے جو سنتا ہے یہی کہتا ہے / کیا ہی مرزا ہے لطافت تری اشعار کے بیچ

وہ پھول لیے پھرتے ہیں صحن چمن کے بیچ / یاں ہم گھرے ہیں [illegible] رنج و محن کے بیچ

قربان میں ہوئے رونے کسی شوخ چشم کے / تا سو رہے گی [illegible] کے بیچ

بلبل گلوں سے کر کے وصیت یہ مر گئی / مرقد بنا مرا اسی صحن چمن کے بیچ

دو بات میں تو ان کو تو کر لیتا رام میں / ہوتا گذر مرا جو کہیں انجمن کے بیچ

کیا ہے مجھ کی خطا جو یہ سنبل سے کہہ دیا / ہوتا ہے وصف زلف صنم کا ختن کے بیچ

جوبن نے تیرے قتل کیا اک جہان کو / چرچا ہر ایک جا ہے یہ ہوتا دکن کے بیچ

مرزا ہم اس طرح سے ہیں رہتے جہان میں / جس طرح سے زبان ہے رہتی دہن کے بیچ

ردیف حاے حطی

سرمہ دیے ہے آتا ہے وہ دلدار بے طرح / پتلی لیے ہے ہاتھ میں تلوار بے طرح

برہم ہوئے اونکی کاکل خمدار سیطرح
بیولین ہم بھی حال فلک نما سیطرح

ہر قسم کے حسینان ہین اوس حسین مین
یان طرحدار اک ہی تو وہ چار سیطرح

بل تو کوئی ہی دیتا ہی آئینگے کل ضرور
کرہی گئے ہین آج وہ اقرار سیطرح

جاتے تو میکشون کے ہمراہ شیخ جی
ہو گے ذلیل تم سر بازار سیطرح

پہر کوئی کہلنے والا ہی گل تازہ اندنون
جاتے ہین باغ ساتھ مین اغیار سیطرح

ہر شخص مجھکو دیکھکے کہتا ہی خیر ہو
انکو ہوا ہے عشق کا آزار سیطرح

کہدے یہ کوئی اوسکے چہرہ کے سیتی کہ لین
دم توڑتا ہے آپ کا بیمار سیطرح
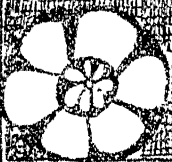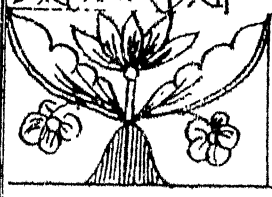
کہتے ہین شعر سنکے میرے غزل اک وہ بزم مین
مرزا بہت سے اسمین ہین اشعار سیطرح
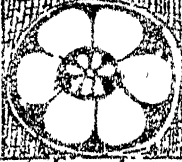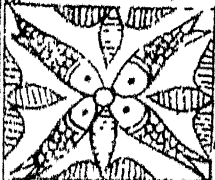
در آئی کسکی یاد یہ تلوار کیطرح
جو کاٹتی جگر ہے ستمگار کیطرح

مرنے پہ بہی نہ حسرت دیدار کم ہوئی
آنکھیں کہلی ہین روزن دیوار کیطرح

لپٹا کے وہ گلے سے یہ بولے کہ کیون ہے شست
لو کر ادا آج پیار سے پیار کیطرح

اک گلبدن کے ہجر مین اے بلبل حزین
لاغر ہوئے ہین سوکھ کے خار کیطرح

اونکی تو کوئی ظلم سے خالی نہین ہے گھات
چلتے بہی ہین تو جہکے وہ تلوار کیطرح

اک حشر بگذر مین ہے اوس شوخ کی چال
لاکہون اٹہ سکتے ہین بیمار کیطرح

امید ہی بائی کی اسکے مجھے نہین
دل بہی کراہا کرتا ہے بیمار کیطرح

پامال تم کرو کہ اسی کے لیے تو ہم
در پر پڑے تھے سایۂ دیوار کیطرح

دیتا خدا عروج اونھین کو ہی دہر مین
جھکتے ہین جو کہ نخل ثمر دار کیطرح

غیرون سے خار کہا کے لیوس گلکو بھر دیا
عاشق سے تم ملا کرو تلوار کیطرح

مرزا مین اپنے چشمۂ خوبی کی یاد مین
رویا کیا کل ابر گہر بار کیطرح

ردیف خاے معجمہ

رنگ سے رخ کے نہین ہی ابروے خمدار سرخ
خون عاشق سے ہوا ہی خنجر خونخوار سرخ

سرخ شعلہ سا نظر آتا ہی وہ رنگین لباس
سرخ جوڑا سرخ محرم سرخ لب رخسار سرخ

قاصد اسکو سیاہی کی نہین ہی احتیاج
لکھتے ہین ہم خون دل سے نامۂ دلدار سرخ

[illegible] فرقت رنگ شہاب
[illegible] ہین دیدۂ خونبار سرخ

آج جو آیا وہ گلرو بہر گلگشت چمن
پرتو رخسار رنگین سے تھے گل اشجار سرخ

ایک میرے قتل سے دو فائدے حاصل ہوگئے
سرخروئی ہوگئی میری تری تلوار سرخ

خون کے میرے لگا کے ہین جو چھاپے جا بجا
اس سے ہین اوس شوخ کے مرزا در و دیوار سرخ

ردیف دال مہملہ

ہی رخ پہ موے زلفین نقاب کے مانند
حجاب سے ہی صاحب حجاب کے مانند

یہ حسن و جوانی ہے خواب کے مانند | امید اہل جہان ہے سراب کے مانند

شراب کی جو مذمت کروگے حضرت شیخ | جلوگے تا بجیات آفتاب کے مانند

اک اسپہ ہاتھ لگایا اک وسپہ چھوڑ دیا | نہین ہے کوئی جفا جو شباب کے مانند

نہ پوچھ حالت دل اوگان تواے واعظ | خراب ہے دل خانہ خراب کے مانند

اوبھر کے چلتے ہین اتنا نہین سمجھتے ہین لوگ | کہ زندگی ہے جہان مین حباب کے مانند

رنگی ہے شیخ کی ڈاڑھی کسیفیے سوتے مین | غضب ہے اوس کہ ہو سے خضاب کے مانند

جدہر تو جاتا ہے گلیان مہکتی ہین پیارے | ترے پسینے مین بو ہے گلاب کے مانند
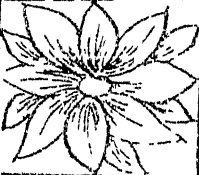
نہ کس طرح سے ہون مرزا کی چلبلی غزلین
ہے طبع اوسکی مزاج حباب کے مانند
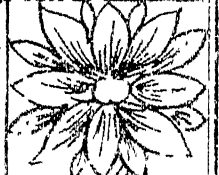
کرینگے جو یہ ہین جور و جفا میرے بعد | کوئی لیگا بھی نہین نام تم نا میرے بعد

اپنی آنکھون سے دیکھو گے تمہین غیر کے ساتھ | ایسا ہوتا ہے تو ہو دے یہ خدا میرے بعد

پیاس کانٹون کی بجھا کیگے لیے صحرا مین | آ ہی جائیگا کوئی آبلہ پا میرے بعد
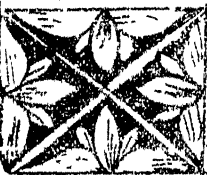
زیست تک ہی ہے مرے ظلم و تعدی اونکی | نہ رہیگی یہ جفا کیا ہوا میرے بعد

مین وہ آوارہ ہون صحرا کو جنون مین مرزا
دیکھتا خاک اوڑائیگی صبا میرے بعد
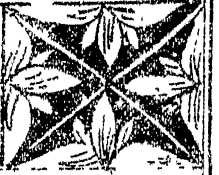
دیا ہے آج وہ ہاتھون سے اوسنے پیارا چاند | جسے ہو دیکھ کے غیرت سے پارا پارا چاند

یہ ہاتھ جبکہی گردن مین جھنیون کے | جواب مین ہر حرف دعا بہ آشکارا چاند

چھپا نہین ہجوم ہو اوس مہروش کے آنیکی
اسی سے وقت سحر کر گیا کنارا چاند

وہ مہروش جو سر بام بے نقاب آئے
تو صاف عکس سے ہو شرم کے آشکارا چاند

نہین اوسکی ماہ سے نسبت دو دل کسطرح مرزا
کہ جسکے پرتو رخ سے ہے شب ستارا چاند

ردیف ذال معجمہ

بھیجتا ہون جو کبھی حال دل نہین لکھکر کاغذ
چاک کر ڈالتے ہین پڑھکے وہ اکثر کاغذ

آج چلتی ہے ہوا شوق کی بیتیابانہ
کیا عجب ہے جو پہنچے ہوا اوس تک اوڑکر کاغذ

خط مین مضمون نقاہت کا وہ پڑھکر بولے
ناتوان ہین تو یہ لکھا ہے کیونکر کاغذ

ہون وہ مجنون جو لکھون حال مین اونکو اپنا
چاک ہو جائے ہو شکل دل مضطر کاغذ

جب کبھی یاد ستاتی ہے مجھے ہجر کی شب
اونکا لکھا ہوا رکھ لیتا ہون دل پر کاغذ

نام بوسے کا جو مین لون تو زبان کاٹ دینگے
ہاتھ کیچینگا قلم اب مین لکھون گر کاغذ

شکر کی جا ہے کہا ہے کہ مین کل آؤنگا
اب نہ مرزا مجھے بھیجین کوئی لکھکر کاغذ

ردیف دال ہندی

کھنچے تیغ کو کر لیا ہے گھمنڈ
اُسکا دنیا مین رہگیا ہے گھمنڈ

پھر ستانے لگے وہ عاشق کو
حسن پر اونکو پھر ہوا ہے گھمنڈ

کیا رسوا ہوا وہ عالم مین
جسنے اے ہمنفس کیا ہے گھمنڈ

غیر کہتے ہین گر تو کہنے دو
چھوڑ دو چھوڑ دو برا ہے گھمنڈ

وہی ہوتا ہے پھول پھل سوہال
جسکی نظرون سے گر گیا ہے گھمنڈ

حسن پر اونکو ناز ہے گر کچھ
ہمکو بھی عشق پر ہوا ہے گھمنڈ

قول مرزا کا اے صنم سچ ہی
کہ مصیبت کی ابتدا ہے گھمنڈ

ردیف راے مہملہ

گیسو جو اوس قمر نے سنوارے پلنگ پر
افشان کے قندے بنگئے تارے پلنگ پر

کرتے تھے کس سے آپ اشارے پلنگ پر
لیٹا تھا کون شبکو تمہارے پلنگ پر

کاٹی سنائین آپنے ہم چپ سنا کیے
کروٹ بھی لی نہ رنج کے مارے پلنگ پر

پوچھو نہ یہ کہ کاٹی ہے کیونکر شب فراق
شب بھر صنم گنا کیے تارے پلنگ پر

باہین گلے مین ڈال کے سوتے تھے کسکے کل
اس سے یہ ہو رہے تھے اشارے پلنگ پر

بیٹھی تھین ٹہلکے یہ پایا رقیب نے
تڑپا کیا وہ رات کو سارے پلنگ پر

مرزا ہمین تو عشق نے بدنام کر دیا
پھر رات تڑپا کرتے ہین سارے پلنگ پر

کیا کیا ہین اونکے ناز و ادا زور شور پر
ٹھوکر لگانے آتے ہین عاشق کی گور پر

تمکو بھی چاہیے کہ کرو مجھ گدا پہ رحم
الطاف تھے کمال سلیمان کے مور پر

اہل جہان کو دھوکا ہوا آفتاب ہے
جب اونکی رخ کا عکس پڑا امیری گور پر

معلوم ہو کہ کشتۂ شعلہ عذار ہون
ہے شمع اسلیے مرے بالین گور پر

مرزا جو تجھکو کرنا ہو کرلے وہ کام تو
حالات دہر رہتے نہین ایک طور پر

آیا ہے جب سے دل یہ مرا اوس نگار پر
صدمے اوٹھا رہے ہین دل بیقرار پر

رخسار گل ہین آنکھ ہو نرگس تو قد ہو سرو
اوس غیرت چمن کا ہو جوبن بہار پر

صیاد رحم کھا کے رہا کردے ایکدن
کرتے ہین ٹکڑے ہائے وہ قفس مین ہزار پر

آنسو ہمارا پانی کا قطرہ تو ہے مگر
رکھتا ہے فخر یہ گہر آبدار پر

ہوتی ہین چٹکیان غیرون سے گلشن مین آکے نت
دیتے ہین اور داغ دل داغدار پر

بعد فنا فلک پہ ستارے وہ بنگئے
ذرے تپان جو تھے مرے کنج مزار پر

مرقد پہ ہے فدا مرے عالم کی بیکسی
ہے لوٹ چاندنی مرے شمع مزار پر

کوئی امید وار تھا اوس گل سے کیا کہے
دو پھول جو چڑھانے نہ آئے مزار پر

آہون سے سوز دل کے یہ کل ہو رہا تھا
پھرتا ہے آسمان دھوئین کے غبار پر

حسن ملیح یار کا مرزا کرو بیان
چھڑکو نمک ہی زخم دل بیقرار پر

باغ کو جاؤن مین کیونکر کوچۂ جانان چھوڑ کر / قیس بستی کو نجائیگا بیابان چھوڑ کر

ہو گئی دہشت رقیبون کی نہ ہو جاے نظر / بام پر آؤ نہ زلف عنبر افشان چھوڑ کر

عشق جب دل کو ہوا رہتا نہین کچھ بھی خیال / شاہ ہو گئے ہین گدا شاہی کا سامان چھوڑ کر

آرزوے وصل مین تو کوہ و صحرا ہو رہیگا / اب کہان جائیگے یہ مجنون تیرا دامان چھوڑ کر

یہ نہین ممکن وطن مین آدمی کی قدر ہو / لعل قیمت کو پہونچتا ہی بدخشان چھوڑ کر

مین وہ ہون وحشی جو نکلون باغ کے صحرا کی طرف / بھاگ جائین سب درندے بھی بیابان چھوڑ کر

گر طلب بوسہ کی مین مرزا اوس سے کرتا ہون کبھی / رخ چھپا لیتے ہین اپنا زلف پیچان چھوڑ کر

مانگ پر افشان تمہارے دیکھکر بالاے سر / کہکشان قربان ہوئی ہوئے قمر بالاے سر
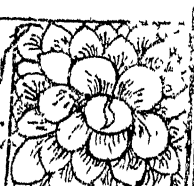
ہو گئے مجروح ارمان عاشق مایوس کے / کھینچکر آیا وہ جب تیغ نظر بالاے سر

کیا عجب میرا بھی مرغ دل جو ہو جائے ملا / روز اب ہوتے ہین صدقے جانور بالاے سر

اوسنے چوٹی پر لگائے چاند سورج جسگھڑی / ہو گئے سایہ فگن شمس و قمر بالاے سر

آسمان حسن پر یہ کہکشان کی ہی عیان / مانگ ہی تیری نہین شک قمر بالاے سر

سنگ طفلان سے یہ تنگ آیا ہی دیوانہ ترا / ہات رکھے رہتا ہی آٹھون پہر بالاے سر

ضعف کا کچھ حال مرزا سے نہ پوچھو ہجر مین / پھر گیا بار گران ہر موے سر بالاے سر

میرے آہون کا جو پھیلیگا دہوان بالاے سر / دوسرا ہو جائیگا اور آسمان بالاے سر

صورت دانہ ہون مین اس سیاسے دو زمین
ہو زمین زیر قدم تو آسمان بالاے سر

بال بہر بھی صف کا کل کا نہو تے مجھسے ادا
ہر سر مو گر مرا ہو وے زبان بالاے سر

ایسا بیجو دیہی نہ دیوانہ ترا ہوگا کوئی
جانور بیٹھے اگا بین آشیان بالاے سر

جور صیاد ستم پیشہ کا جو دل مین ہے خوف
سب لیے پہرتے ہین اپنا آشیان بالاے سر

گر مرا خورشید رو کوٹھے پہ آئے بے نقاب
آفتاب حشر کا ہو وے گمان بالاے سر

ہو الٰہی عاشقون کو دولت وصل نصیب
بار فرقت ہو نصیب دشمنان بالاے سر

تم جو سوئے بام پر کل چاندنی مین اے صنم
ماہ تابان رات بہر تہا یا سبان بالاے سر
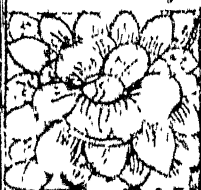
خوف کب مرزا کو ہوگا گردش ایام سے
سیکڑون ہون انقلاب آسمان بالاے سر
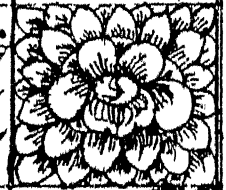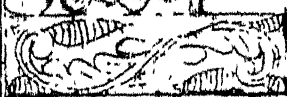
ردیف راے ہندی

بوسے کی آرزو نے کیا یار سے بگاڑ
پیدا ہوا عجیب یہان پیار سے بگاڑ

دیکھو ملوگے ہاتہہ نہ ناوگے گر کسا
اچہا نہیں ہی دل کے بیدار سے بگاڑ

تیوری کبھی چڑہاتے ہین کرتے ہین گاہ غدر
ہوتے ہین روز وصل عجب پیار سے بگاڑ

آٹھ آٹھ آنسو روگے تم اکدن جناب دل
تو نہین کرو کے روز جو دلدار سے بگاڑ

افسوس کسکا ہو کے رہیگا وہ پہر غریب
اے موت کر نہ عشق کے بیمار سے بگاڑ

اُمید گر کھنچی ہو تو پردا ابھی کچھہ نہین
تو کر نہ شوق ہجر کے بیمار سے بگاڑ

اے دل نہین ہی بحث یہ تو سون کی روز خوب
ڈر ہے کہ کر نہ بیٹھے وہ تکرار سے بگاڑ

لیتا ہو دل تو لے پہ مجھے چھڑکیان تو دے | سودے مین کر نہ مفت خریدار سے بگاڑ
مجھکو کیا ہی سے جہان مین ذلیل و خوار | کیون ہو نہ مجھسے اور دل زار سے بگاڑ
مین پھونک دونگا آہ شرربار سے اسے | کچھ بھی رہا جو چرخ ستمگار سے بگاڑ

مرزا لگاوٹ سے ملا کر وہ کہہ گئے
اب کیجیو نہ تم کبھی اغیار سے بگاڑ

کرنے لگا جو ایک بات مجھسے میرا چھیڑ | اچھی نہین تمہاری یہ ہر دم کی بار چھیڑ
کرتا تھا کون غیر سے میری شکایتین | محفل مین کسنے کل یہ نکالی تھی یار چھیڑ
ہنس ہنس کے پھر وہ چٹکیان لینے لگے مجھے | پھر اندنون وہ کرنے لگے بار بار چھیڑ
دل مین جو اپنے نشتر مژگان کی ہے کھٹک | کرتے ہین آبلون سے مرے نوک خار چھیڑ
ہم وہ بشر نہین ہین جو رہ جائین چپ سی میان | ہم کرکے تجھسے دیکھ لو دو تین بار چھیڑ
در پردہ رو دیا مجھے گشتہ رقم کیا | بوسے سے بھی دیا جو کسی نے ستا چھیڑ

مرزا سنا ہین گالیان اوسنے مجھے ہزار
مین نے ہنسی ہنسی جو دیا ایکبار چھیڑ

ردیف زاے معجمہ

اب وہ کرنے لگے ہین بیجا ناز | مجھسے اوٹھیگا یہ نہ اصلا ناز
دست گستاخ میرا وصل کی شب | توڑ دیگا کسیکی شرم کا ناز
نہ تو کچھ کہتے ہین نہ سنتے ہین | ان بتون کا عجیب دیکھا ناز

ٹکڑے ٹکڑے جگر کے کرتا ہی | آپ کے غمزہ ادا کا ناز

عاجزی ہی پسند اہل جہان
تم نکرنا کسی سے مرزا ناز

عاشق پہ بھی ہون لطف و عنایات چندروز | قربان میرے ہو قبلۂ حاجات چندروز
ہے آبروے رند خرابات چندروز | پیر مغان کی ہے یہ کرامات چندروز
ای جاذب دل ترا ہی مین کرتا ہون ہمیشہ | ہوتا ہون [illegible] آفات چندروز
ای ماہ تیری یاد مین رخسار و زلف کے | رہ یا کیا [illegible] چندروز

مرزا کچھ ایسا غیر نے بھڑکا دیا غضب
اوس بت نے کی نہ مجھسے کوئی بات چندروز

آیا نہ میری آہ و فغان مین اثر ہنوز | ای دل نہ کم ہوا مرا درد جگر ہنوز
افسوس یان تو جان گئی تن سے نکل مگر | اوسکو نہ پہونچی حال [illegible] کی خبر ہنوز
کیونکر یقین ہو آپ تمہین صبح ہو گئی | [illegible] ابھی نہین مرغ سحر ہنوز
کیون حال غیر ہو نہ مجھ آفت زدہ کا یار | آیا نہین [illegible] کے مرا نامہ بر ہنوز
بوسے نہ دو تو دل ہی مرا مجکو پھیر دو | لینے کا [illegible] نہین [illegible] ہنوز
جانے کی دھوم ابھی سے مچائی ہے کیون حضور | ڈوبا نہین فلک پہ ابھی نجم سحر ہنوز

مرزا بلائین لیتے تھے کل کسکی بار بار
کس سے یہ کہ رہے تھے بجا اے قمر ہنوز

ردیف سین مہملہ

بریں رہتا ہے دل تپاں افسوس
جل گئے سارے استخوان افسوس

میں نے تمکو تو جان تک دیدی
او ستمگر رہتے ہو بدگمان افسوس

پایا آخر کو میں نے دل ہی میں
ڈھونڈھا اسکو کہاں کہاں افسوس

وہ قمر وش ہو زینت آغوش
متفق کب ہے آسمان افسوس

کچھ تو مرزا پہ کہا ہے اب رحم
مر رہا ہے وہ نیم جان افسوس

ارمان رو رہے ہیں مرے دل کے آس پاس
تارے ہیں جیسے ماہ کامل کے آس پاس

تمکو یقین نہیں ہے اگر آکے دیکھ لو
صدہا کھائے ہیں داغ مرے دلکے آس پاس

ہاں ایک حسرت ہو تو بیشک ہجوم ہے
کوئی نہیں ہے اور ترے بسمل کے آس پاس

تاثیر عشق یہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی
گل کھل رہے ہیں قبر عنادل کے آس پاس

ارمان دلکے دل ہی میں گھٹ گھٹ کے مر گئے
غم پھر رہا ہے لاشۂ بیدل کے آس پاس

جز ایک میری میت کے مقتل میں دیکھ لو
کوئی نہیں ہے خنجر قاتل کے آس پاس

لیلی یہ گرد باد سمجھتی ہے تو سہی
یہ خاک قیس زار ہے محمل کے آس پاس

لب پہ سوال دلمیں ہے امید وصل کی
بس اور کچھ نہیں ترے سائل کے آس پاس

مرزا مقام عبرت و حسرت ہے دیکھئے
کوئی نہیں ہے لاشۂ بیدل کے آس پاس

ردیف شین معجمہ

کیون نہو دلکو ہمارے کوچۂ جانان کی تلاش
بلبلیں سمت کرتی ہین گلستان کی تلاش

اونکی وہ زندیدہ نگاہین لئیں گھر کر کے مرے
کر رہی ہین حسرت و امید ارمان کی تلاش

ہم نہین جائے کے کوچے سے صنم کے حشر تک
زاہدو تمکو مبارک باغ رضوان کی تلاش

ڈھونڈھتا پھرتا نہین ہے خون رگ رگ مین مرے
ناوک دلدار کرتا ہے دل و جانکی تلاش

مصحف رخ کا تصور جنکو رہتا ہے مدام
سچ ہے ہرزا وہ کہین کرتے ہین قرآن کی تلاش

کیا کیا کرتے ہو ستم رو پوش
تمسے رہتے ہو کہین تم رو پوش

کہین ہوتا ہے اپنے سائل سے
ای صنم صاحب کرم رو پوش

خون ہو جائیگا مرے دل کا
کر نہ اشکونکو چشم نم رو پوش

ہو گیا غنچہ دیکھکر محبکو
آپ کی جان کی قسم رو پوش

اہل دنیا سے سچ کہو ہرزا
کیون ہوئے ساکن عدم رو پوش

ردیف صاد مہملہ

یا رب نہ کیجو دل کو مرے مبتلائے حرص
تا حشر میرے پاس پھٹکنے نہ پائے حرص

اسنے تباہ کر دیا لاکھون کو دہر مین
ظاہر ہے کیا مین عرض کرون ماجرائے حرص

ہمنے سنا نہ لفظ قناعت کسی سے بھی
پھیکے رنگ اپنا نکیونکر جمائے حرص

ای شیخ چھپکے مانگنا اچھے نہیں ہیں خوب　　زیبا نہیں ہے تن پہ تمہاری قبا کی حرص

دامن نہ چھوڑے صبر قناعت کا ہمیشہ　　گو لاکھ پا بہ جلوہ قدرت دکہا ہی حرص

جو صبر کے سلیقے ہیں اونکا یہ قول ہے　　جب ... جنھوں میں پاس ہی ہو تیرے آگے حرص

مرزا انہیں ... قبول سے قناعت نہیں ہم بدل

ہوتا ہے غرق بحر جو صحبت فرد سے حرص

ردیف ضاد

وصلت کی شب بھی ہے بوسہ رخسار کی عوض　　انکار ہی کیا کیے اقرار کی عوض

ممکن نہیں جو وصل تو کچھ اسکا غم نہیں　　صورت ہی وہ دکھا دیں اس اقرار کی عوض

کیونکر کروں گلہ نہ جفاؤں کا آپ کے　　گالی سنائیں تمنے مجھے پیار کے عوض

چھپانکے بھی دو تو نقوش چہرہ چھپا کے ہاے　　ٹٹی نکالی خوب یہ دیوار کے عوض

کان غم میں کن آنکھوں سے ہم تکتے تھے　　پھینکے گئے تھے پھول نہیں خار کے عوض

اچھا نہ آئیں خوف ہے اونکو جو غیر کا　　کافی مجھے خیال ہے دیدار کے عوض

مرزا یہ انقلاب زمانے کا دیکھنا

زاہد شراب پیتے ہیں میخوار کے عوض

کیا نکلے میری اوس بت عیار سے غرض　　رہتی ہے جسکو صحبت اغیار سے غرض

گو وہ نظر نہ آئے یہ دن رات اب مجھے　　رہتی ہے اسکے روزن دیوار سے غرض

دیکھیں اوٹھا کے نظر بزم غیر میں　　بس اور کچھ نہیں مجھے دیدار سے غرض

ردیف غین معجمہ

اک گلبدن کے ہجر میں ہنسے یہ کھاے داغ
کمخواب کی ہے شکل بدن پر قباے داغ

بلبل اگر ہماری طرح دلپہ کھاے داغ
چلاے روز باغ میں کہہ کہہ ہاے داغ

ہاتھوں میں گل ہیں آنکھوں میں آنسو گلے میں خم
سینے میں درد لب پہ فغان دل میں ہاے داغ

واللہ یہ ہمیں ہیں کہ اُف تک نہ منہ سے کی
اے چرخ تیرے ہاتھ سے گو روز کھاے داغ

اوس گل کا منہ جو چوم لیا مینے بزم میں
حسرت سے دلپہ سیکڑوں غیروں نے کھاے داغ

سینہ تو پھوسکے دیتا ہے سوز غم فراق
کیا دل جلا کرے یہہ بیابان جدای داغ

مجھکو یہہ خوف ہے کہ شب ہجر میں صنم
سینے کو پھونک دین نہ کہیں شعلہ ہاے داغ

چھیلکو نہ غنچون نسبت دل یہہ بھلا کہان
لالے کو چار مجھکو ہیں اوس سواے داغ

مرزا ایسی کبھی ضبط کی کچھ انتہا بھی ہے
جو مر رہا ہو غم میں وہ کیونکر چھپاے داغ

کھاے ہیں گلعذار دستہ کے غم میں ہزار داغ
دیتا ہے اور چرخ مجھے بے شمار داغ

یہ بھی تو دلمیں یاد کرے تا مذاق عشق
دیتا ہوں چرخ غیر کو بھی مستعار داغ

ہنس ہنس کے کہتے ہیں وہ عاشق سے باغ میں
لالے کے سامنے نہ دکھا بار بار داغ

بلبل کی اور میری بھلا کیا ہے ہمسری
وہ ایک داغ رکھتی ہے یان ہیں ہزار داغ

مرزا اکیلا اور گل نہ سہلے مجھکو ڈر یہ ہے
دکھلا نہ ہر کسی کو دل بیقرار داغ

ردیف فائے معجمہ

دل کا رجحان ہو گیا ہے زلف جاناں کی طرف
اس لیے میں دوڑتا ہوں سنبلستاں کی طرف

دست وحشت نے کیا گر میں اچانک چاک جیب
ہاتھ ہی جائیگا اپنا گریباں کی طرف

صحبت کنج لحد دنیا سے بہتر ہے کہیں
اب مرا ہی قصد ہے شہر خموشاں کی طرف

چشم مست یار اب ہو گئی شہرت پذیر
دشت سے آتے ہیں آہو کوچۂ جاناں کی طرف

پھاڑ کر صحرا کا دامن بل بے اے جوش جنون
ہاتھ اب جائیگا تیرا گریباں کی طرف

ایک مدت سے ہمیں وہ گل نظر آتا نہیں
کیوں نہ جائیں مثل بلبل ہم گلستاں کی طرف

کیوں نہ دل حمزا کا الجھے وصل کی شب اے پری
جب نظر پڑ جائے اوسکی زلف پیچاں کی طرف

اے قسمت اب تک آیا نہ وہ دلدار حیف
یاں قریب مرگ پہونچا ہے ترا بیمار حیف

جسکے دم سے زندگی تھی وہ نہیں آتا نظر
ہو گیا اب مجھ میں جینا مجھے دشوار حیف

چشم دل رہتی ہیں ہر دم اشتیاق دید میں
وہ نظر آتا نہیں اے دیدۂ خونبار حیف

اب بتا کو کس سے ہمدمے جیو لگائیں غم [illegible]
بند ہوتا ہے یہاں [illegible] حیف

خانۂ تیرہ رخ جاناں سے روشن ہو گیا
دل پریشاں اگئی حمزا کا زلف یار حیف

[illegible] میں بلا میں چرخ ستمگار کی طرف
اک مکھی بیٹھے میری دل زار کی طرف

صیاد [illegible] اس کے لیے
کیا ہے قصد مرغ گرفتار کی طرف

فرقت ماہرویں میں اے مرزا
لالہ ساں داغدار ہیں عاشق

ردیف کاف مہملہ

نہ ہم بیٹھا کرو مہ سے سحر تک
نہ لٹکایا کرو زلفیں کمر تک

ابھی سے کیوں مچا رکھی ہے یہ دھوم
چلے جانا چلے جانا سحر تک

ابھی درد جگر کا ذکر کیسا
وہ اب لیتے نہیں دل کی خبر تک

یوں رہ رہ کے بھڑکے آگ دل میں
لگی آنے لگی جب چشم تر تک

مرے صیاد کی پوچھو نہ بیداد
قفس میں نوچ ڈالے بال و پر تک

میں پیتا رہا تا صبح شب وصل
نہ دیکھا مڑ کے اوسنے اک نظر تک

لڑایا کرتے تھے آنکھیں جو سر رہ
چراتے ہیں وہ اب مجھ سے نظر تک

نہ گر تم کو یقیں ہو دیکھ جاؤ
کھلے ہیں داغ سینے سے جگر تک

کسی نے بات تک بھی کی نہ مرزا
کسی نے رکھ دیا قدموں پہ سر تک

ہم بھریں ہجر میں ظالم تری آہیں کب تک
غمزدہ کی کروگے نہ نگاہیں کب تک

یہ تو مانا کہ تمہیں پاس ہے عاشق کا مگر
پر نکالوگے رقیبوں کی یہ راہیں کب تک

دل جگر کا تو نے کر دیا خون او ظالم
اب چھپا یہ کہ چھپائیگا نگاہیں کب تک

اب یہ فرقت ہے کہ سر پاؤں سے ٹکراتے ہیں
بیٹھے رہتی ہیں گلے میں تری باہیں کب تک

کچھ نتیجہ نہ ملا ہمکو وفا کا مرزاؔ
کھیے اب اوس بت بدخو سے بنا ہین کب تک

ردیف کاف فارسی

کیا کیا تڑپتے ہین ترے گھائل الگ الگ
مجروح ہوگئے جگرو دل الگ الگ

ہر عضو میرا کردیا قاتل الگ الگ
سرکو الگ جگر کو الگ دل الگ الگ

زیبا ہین روی یار پہ کیا تل الگ الگ
قربان ہو رہا ہی مرا دل الگ الگ

ای ماہ تیرے ہجر مین سینے پہ قلب پر
دیتا ہی داغ نو مہ کامل الگ الگ

اک جان سو عذاب مین ہی پڑ گئی مرے
روح و دل و جگر ہو سے گھائل الگ الگ

مضطر پڑے ہین شوخ کی تیغ نگاہ کے
مقتل مین اور بزم مین بسمل الگ الگ

کیا کیا رقیب اوسنے محبت جتاتے ہین
کرتے ہین پیش دعوی باطل الگ الگ

مرزا کسیکے ناوک ابروئے کردسے
زخمی ہمارے جان و تن و دل الگ الگ

ردیف لام مہملہ

نثار ہے مرا تم پر صنم ازل سے دل
مگر ہی مضطرب از حد کچھ آج کل سے دل

تم اپنی شوخ نگاہون سے پوچھ لو دیکھو
کہ لیگئین نہ وہی ہون مری بغل سے دل

فلک کی شعبدہ بازی سے کب یہ ورشتے
کسیکے ظلم کے دکھے ہوے ہی جلسے دل

یہ مین ہی تھا کہ اوڑالایا اوسنے بازو سے
نکالا سہل مین کیا پنجۂ اجل سے دل

سب کچھ اسکا ہمین تجربہ کھلتا ہے مرزا
کراہا کرتا ہے پہلو مین کیون یہ کل سے دل

سہو ابھی ان بتون سے نکوئی لگائے دل — کمبخت رو رہا ہون مین کھکے ہاے دل
تیرنگیان بس اپنی فلک بھول جائے گا — گر ہو گئے بلند کہین نالہاے دل
وہ بت کبھی تو رحم کریگا مرے خدا — لاکھون نے اس امید پہ اپنے گنوائے دل
ایسا بھی سنگدل نکوئی ہوگا دہر مین — وہ ہنس رہے ہین سُنکے مرے نالہاے دل
کیون خون ہو کے ٹپکے نہ حسرت وصال کی — آخر کچھ انتہا ہے کہان تک چھپائے دل
وہ شمع رو رقیب سے ہو گرم اختلاط — پھر کیون نہ کس طرح سے مرے شعلہ ہاے دل
ظاہر ہین چشم تر سے مری بیقراریان — کیا مین کرون زبان سے بیان مدعاے دل
عیسی بھی تنگ ہے مرض درد عشق سے — چارا اب کہین نہین ممکن دواے دل
اونکی بلا سے کوئی مرے یا جیے کوئے — سنتے نہین کسیکا وہ آہ جراے دل
لو آج لیکے نہ دو سینے کو توڑ کر — اونکی نگہ سے کوئی کہانتک بچائے دل

مرزا یقین ہے وہ توجہ کرین ضرور
سن لین مری زبان سے اگر ماجراے دل

دو دشمن چھوڑ نہ او شوخیون والے کاکل — اوس کے دلکو یہ کہین مار نہ ڈالے کاکل
سمجھتا ہون جو سہولے سے بھی چھولونگا تجھے — زندگی کے مجھے پڑ جائینگے لالے کاکل
گلستان ہاے گل افشان ہے تو ابرو ہین ہلال — چاند رخسار ہین اوس گل کے تو ہالے کاکل

آئینہ رکھکے وہ جب زلف کو سلجھانے لگے | بنگئی چاند سے رخسار و نپہ ہالے کاکل

سر کے اوس شوخ کی ہم لینے جو بلائین مرزا
دل ہمارا بہی بہندے مین پہنسانے کاکل

غیرون سے مانگتے ہو عبث بار بار دل | دینے کے اب نہین وہ مرا بیقرار دل
ہوا جو گل سا گال کسی شوخ چشم کا | ہاتہون اوچہل پڑا مرا امیدوار دل
جہنکو نہ زلف خون ہزارونکا ہوگا مفت | اسمین پہنسی ہین جہانجہان بیشمار دل
اوس گل کے ہمنشین پہلو مین اغیار جبکہ روز | پہر کسطرح سے کہائے ہمارا نہ خار دل
تاحشر یان وہ آنیکا وعدہ شکن نہین | بیکار کہینچتا ہے تو اب انتظار دل
شب ہم شکیب بار ورسے کون آگیا | یہ کسکے انتظار مین ہے بیقرار دل
وعدے ہین کچھ جو ہے نہین تو نہ اٹھی قسم | کیا لیکے تم کروگے مرا داغدار دل
لیجے اسکو چہینی جان یاں سہتین خوف دیکھیے | پہر لیچلا ہے مجکو سوئے کوئے یار دل

مرزا کسیکی شوخ نگاہین یہ کہتی ہین
کر دینگا ایک دمکے مین تیر سے ہزار دل

اب جدائی کا ہمین مجہمین ہے یارا قاتل | تیغ ابرو سے تو کر دل کو دوپارا قاتل
ڈالکر ترچہی نظر وقت نظارا قاتل | دل عشاق کو کرتے ہین دوپارا قاتل
تمتو کہتے تہے کہ تقصیر بتادونگا تمہین | جرم ثابت نہ کیا کوئی ہمارا قاتل
کب مین رویا نہین مل ملکے گلے تیغ سے | مین نے کس وقت نہین تجکو پکارا قاتل

گر ادا ہے تری خنجر تو نگاہین ہین چھُری ۔۔۔ ہر اشارہ ہے ترا اے ستم آرا قاتل

مشکلین دم مین سب آسان مری ہو جائین ۔۔۔ اور اک ہاتھ لگا دے جو دوبارا قاتل

کچھ خطا اسمین تمہون کی ہین اصلا عرزا
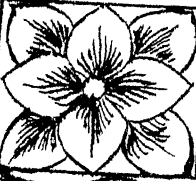
سچ اگر پوچھو تو دل ہی ہے ہمارا قاتل
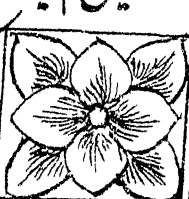
ردیف میم مهمله

جاتے ہین لیے تمہارے جو اے گل چمن مین ہم ۔۔۔ کھاتے ہین داغ لالہ صفت تن بدن مین ہم

کہتی ہے یاد شوخی دلبر یہ ہر گھڑی ۔۔۔ اک روز گل کھلائینگے دیکھے چمن مین ہم

وحشت نہ گر ستائیگی تو محو بعد دفن ۔۔۔ ہرگز او دھیڑ بن نکرینگے کفن مین ہم

کہتے ہین مجھے نالۂ جانسوز دیکھنا ۔۔۔ اک ایکدن لگا دینگے چرخ کہن مین ہم
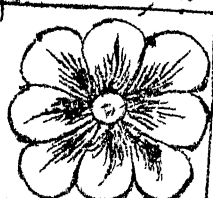
عرزا کسیکی حرف بانی کا ہے اثر

ہر دم جو محو رہتے ہین شعر و سخن مین ہم
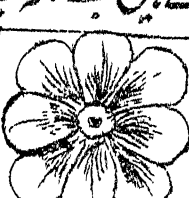
الفت مین تری جب سے گرفتار ہوئے ہم ۔۔۔ رسوا ہوئے بدنام ہوئے خوار ہوئے ہم

اغیار ہوئے یار گلے کے غضب ہی گل ۔۔۔ افسوس نگاہون مین یہ اغیار ہوئے ہم

ابرو کے تصور مین جگر کر دیا ٹکڑے ۔۔۔ اور یاد مین اون آنکھونکے بیمار ہوئے ہم

کہتی ہے شب غم مین یہ خواہش مری تجھسے ۔۔۔ اگر دل بیکس مین بہت خوار ہوئے ہم
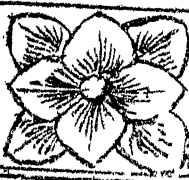
الفت نے ہمین کر دیا بدنام جہان مین
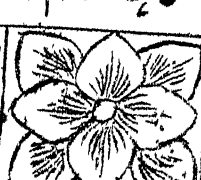
عرزا اونہین دل دیکے گنہگار ہوئے ہم

جب دیکھتے ہین اونکا رخ بے نقاب ہم | کرتے ہین اوس پہ صدقے مہ و آفتاب ہم
روتے تھے ہم جوانی مین طفلی کو ہمسنون | پیری مین یاد کرتے ہین عہد شباب ہم
کچھ انتہا بھی جور و جفا کی ہے عشق مین | کب تک اوٹھائین بار مصیبت جناب ہم
فرقت مین ایک غیرت لیلی کی یاد مین | مانند قیس ہو گئے خانہ خراب ہم
دیکھی ہے جب سے زلف گرہگیر خواب مین | کھاتے ہین مثل رسیہ پیچ و تاب ہم
کہتی ہے خاک اوڑکے عاشق کے قبر کی | اوس شہسوار حسن کی ہین ہمرکاب ہم

مرزا وہ دست شکے جلاتے ہین دل مرا
سب دیکھتے جہان کا ہین انقلاب ہم

جو کہتا ہوتے کہدے زبان نہین معلوم | مرے پہ روح یہ جائے کہان نہین معلوم
کدہر گئے مرے ہمدم دگمان نہین معلوم | دل اپنا ہوا ہم آ کے کہان نہین معلوم
جو اونکو یاد دلاتا ہون اگلی صحبت کی | تو کہتے ہین وہ مجھے مہربان نہین معلوم
وہ کیا بھلا کسی بسمل کو دیگا صبر و قرار | اسے کہ لذت درد نہان نہین معلوم
فلک کو دیکھکے کہتے ہین ساکنان زمین | یہ دود آہ ہے یا آسمان نہین معلوم
کسیکی یاد مین ایسا ہوا ہین ز خود رفتہ | کہ ہم بغل ہے بت مہربان نہین معلوم
غرور حسن پہ تمکو نہ چاہیے اتنا | کہ ہے بہار کے پیچھے خزان نہین معلوم
زبانہ بہر تو ہے آگاہ درد سے مرے | وہ ایک آپ ہی ہین جنکو یہان نہین معلوم

وہ کیا کہے گا غزل عاشقانہ ای مرزا

ہے جسے کہ شوخی لطف زبان ہمین معلوم

تنگ آ گئے ہین صحبت رنج و الم سے ہم
ای چرخ پس گئے ترے جور و ستم سے ہم

کیون ہم خدا خدا نکرین جا کے رام اب
مایوس ہوگئے ہین بتون کے کرم سے ہم

شہرہ بتون کے حسن کا سن سنکے ای ہوس
آئے ہین لیکے دل کو جہان مین عدم سے ہم

سر لاکہہ غیر اُٹھائینگے پر دسے ہی یہ اب
ہرگز جدا نہونگے تمہارے قدم سے ہم

پھر اُڑتے اُڑتے طاق پہ بیٹھے بس ایکدن
لکہین جو حسرت آپکو پرکے قلم سے ہم

اک عمر تو گذر گئی میری فراق مین
کب تک بسر کرین غم و رنج و الم سے ہم

ہنس ہنس کے ٹال دیتے ہین باتون مین ڈالکر
کہتے ہین حال زار جو مرزا صنم سے ہم

فرع مین یہ غم ہے دلبر سے جدا ہوتے ہین ہم
دام مین پیک اجل کے مبتلا ہوتے ہین ہم

آرزوؤن کا مرے منہ چوم لیتا ہے اثر
ہجر کی شب گر کبھی محو دعا ہوتے ہین ہم

ہو گئے بیہوش انکو دیکہتے ہی دیکہتے
اب سنبھالے کوئی ہمکو کیا سے کیا ہوتے ہین ہم

کردیا بیتابی دل نے ہمین رسوای شہر
آج سے ای ضبط پابند حیا ہوتے ہین ہم

نذر دیکر دل بتون کو محفل اغیار مین
آج پھر مرزا گرفتار بلا ہوتے ہین ہم

ردیف نون

محبت تمہاری جو ہم دیکھتے ہین
فلک کے غم سے ستم سہتے ہین

وہ ہنستے ہین غیرون سے محفل مین بیٹھے
جو دیکھا نہ تھا اب وہ ہم دیکھتے ہین

وہ کہتے ہین رونے کی عادت ہے تیری
ہمیشہ ان آنکھون کو نم دیکھتے ہین

نہ کیون ناز بیجا سے ونکے اوٹھائین
تھون پر خدا کا کرم دیکھتے ہین

کبھی مہر کی تمنے ای گل نہ ہم پر
ہمیشہ ست جور و ستم دیکھتے ہین

خدا ہی بچائے تو شاید بچے دل
وہ رہ رہ کے سینے مین دم دیکھتے ہین

جدائی مین مرزا اسی شوخ کے ہم
زمانے کا رنج و الم دیکھتے ہین
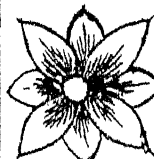
در گوش صنم جو ہے نظر مین
گہر بنتے ہین آنسو چشم تر مین

نہین ہم شکل تیرا کوئی ای ماہ
زمین پر آسمان پر بحر و بر مین

جسے دیکھا اوسے بسمل بنایا
ترے بیداد و بھرا ہی کیا نظر مین

کسی صورت پتہ لگتا نہین ہے
مین غلطان کب سے ہون یاد کمر مین

یہ حسرت ہے قدمبوسی کی دلکو
رہون اب خاک بنکر رہگذر مین

پتہ ملتا نہین دلکا ہمارے
نہ بستی مین نہ صحرا مین نہ گھر مین
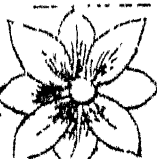
ہر اک قطرہ ہے آنسو کا مری بحر
نہان قلزم ہے مرزا چشم تر مین

بن گیا جب سے بت رشک قمر آنکھون مین
نیند آتی نہین آٹھ پہر آنکھون مین

یون شب ہجر کو کرتے ہین بسر آنکھون مین
اونکا رکھتے ہین خیال آٹھ پہر آنکھون مین

لیجیے پہلے ہی وتا تھا کہ دل خون ہوا | بہنے آنے لگے اب لخت جگر آنکھون مین
دلکو رہتی ہی تسلی مرے اور جان کو چین | کیون رکھون مین تمھین رشک قمر آنکھون مین

یون وہ رہتے ہین ہم آغوش حیا سے مرزا
جسطرح رہتی ہی دزدیدہ نظر آنکھون مین

لیتے تھے کسکے چٹکیان کل شبکو خواب مین | چھپ چھپ کے کس سے ہوتی تھین باتین نقاب مین
دیکھا ہی جب سے کاکل پرخم کو خواب مین | اوس دن سے ہو جان پڑگئی میری عذاب مین
سب سر تو انکا خون شب ہجر پی گیا | اب انت ہی جلے بھنے دلکے کباب مین
دم دیکے دلکو لیگئے اور بات تک نہ کی | زیبا نہین غرور یہ عہد شباب مین
رکھ لیجیے آج میری تمنا کا دل ہی آپ | مدت ہوئی ہی ہجر و الم کے عذاب مین
ارمان تنگ کرتے ہین اونکو وصال کے | آئین وہ کسطرح دل پراضطراب مین
آمادہ ہین وہ قطع محبت پہ آج کل | قاصد کے سر کو بھیجا ہی خط کے جواب مین
تسکین دہ رہے تھے دلاوے جو کل کے | ہوتے تھے شب کو کس سے اشارے نقاب مین
گھر مین بٹھا کے یار پہ صدقے ہوا کرون | یہ آرزوئین ہین دل خانہ خراب مین
بتلایئے کب آپنے ہمپر کرم کیا | فرمایئے کہ کتنے رہے ہم عتاب مین

مرزا کسیکا تمکو نہین کچھ خیال تھا
کیون چونک چونک اوٹھتے تھے کل شبکو خواب مین

جب نگہ سوے بام کرتے ہین | ماہ نو کو غلام کرتے ہین

یہ ثبت ہو خدا کی قسم — باتون باتون مین رام کرتے ہین
آپ کے حسن اور اداؤن کی — اب ثنا خاص و عام کرتے ہین
یہ سمجھ لو تمہارے عشق مین ہم — عمر اپنی تمام کرتے ہین
حضرت شیخ جی بھی چھپ چھپکر — جاے حق رام رام کرتے ہین
وصل ممکن نہین اگر تو [illegible] — دلبری تو مدام کرتے ہین
تن مین پہولا نہین سماتا ہون — جب وہ ہنسکر کلام کرتے ہین
یا الٰہی کہین وہ ملجا ئین — یہ دعا صبح و شام کرتے ہین
سرو گڑ جاتا ہے ندامت سے — باغ مین جب خرام کرتے ہین
تیری زلفون کی یاد مین اپنا — نالے کر کر کے شام کرتے ہین

یہ حسینان دہر اے مرزا — دل کے گھر مین مقام کرتے ہین

دید سے اوس ماہ کے پرنور آنکھین ہوگئین — عکس نور رخ سے شمع طور آنکھین ہوگئین
ہاے وہ تیر نگہ سے اک جہان نخچیر ہے — صید افگن اب تری مشہور آنکھین ہوگئین
احتیاج ساغر مل کب رہی اوس مست کو — جب سے اب حسن سی مخمور آنکھین ہوگئین
فرقت [illegible] کے دلکی بجھانیکا صدمہ ہے مجھے — صرف گریہ بائل ناسور آنکھین ہوگئین
یاد مین زلفون کی اکے افرادکی شبکو مین — اسقدر رویا کہ بس بے نور آنکھین ہوگئین
بلبلے اس گریہ دکھایا تونے خوب اپنا اثر — روتے روتے ہجر مین بے نور آنکھین ہوگئین

ہجر میں او سے جو یہ ہستا ہے مرزا محو دمست
بادہ وحدت سے بس ترنور آنکہ مین گوئین

تصور زلف کا ہے اور مین ہون
غضب کا سامنا ہے اور مین ہون

شب غم مین بلا ہے اور مین ہون
نگاہون مین قضا ہے اور مین ہون

ہوئی ہے خاکساری دلکو مرغوب
نشان بوریا ہے اور مین ہون

نہین کوئی ٹھکانا بیکسون کا
تری دولت سرا ہے اور مین ہون

یہ اکدن رنگ دکہلائیگی اپنا
کہ پھر یاد حنا ہے اور مین ہون

ڈبویا بحر الفت مین سراپا
مرا دل آشنا ہے اور مین ہون

تمہارے قدمبوسی مین مرزا
کسیکا نقش پا ہے اور مین ہون

مشہور گر جہان مین ستم آسمان کے ہین
شہرے مرے بہی شہر مین آہ و فغان کے ہین

سامان مٹنے پر بہی عجب عز و شان کے ہین
ارمان ساتھ ساتھ دل ناتوان کے ہین

کیا ہمدمون بتائین کہ اب ہین کہان ہین
ہم خستہ دل ستائے ہوئے آسمان کے ہین

رندو کا محتسب سے یہ ہے قول مجملہ کیا
ممنون شیخ جی بہی تو پیر مغان کے ہین

ہمسے خبر اکے اونکو ملا یار رقیب سے
ایدل یہ جوڑ توڑ اسی آسمان کے ہین

ناصح نہین ہے عشق زنخدان مین کوگنہ
ایسے کنوئین تو حضرت یوسف نے جہانکے ہین

مرزا بجا ہی حضرت ثاقب کا قول یہہ

بس شاعری مین لطف جو پوچھو زبان کے ہین

خیالِ ابروِ جانان سے دل کو شاد کرتے ہین
کلیجے پر چھری کھا کھا کے اونکی یاد کرتے ہین

نہ روتے ہین نہ دہوتے ہین نہ ہم فریاد کرتے ہین
بتون کے ظلم سہتے ہین خدا کی یاد کرتے ہین

وہ اپنے عاشقون پر جب کبھی بیداد کرتے ہین
نئے فقرے نرالے شوخیان ایجاد کرتے ہین

شبِ غم بیٹھے اوٹھتے تمھاری یاد کرتے ہین
دلِ مایوس کو اس طرح سے شاد کرتے ہین

نیا ہر روز وہ طرزِ ستم ایجاد کرتے ہین
جگر مین چٹکیان لیتے ہین جب ہم یاد کرتے ہین

وہ مجنون ہون کہ صحرا مین کبھی گر جا نکلتا ہون
مری تعظیم اوٹھکر قیس و فرہاد کرتے ہین

تمھارے زخمی تیغِ تغافل ہجر کی شب مین
کبھی آہین کبھی نالے کبھی فریاد کرتے ہین

نہین بیجا یہ دل ہچکیان آتی ہین رہ رہ کر
وہ مجھ بھولے ہوئے کو آج شاید یاد کرتے ہین

خیال ان کو روش دیسے ہم جانے نہین دیتے
پری زادون کو یون تسخیر آدم زاد کرتے ہین

بیان کرتا ہون ان سے جس گھڑی افسانۂ فرقت کا
تو وہ ہنس ہنس کے مجھ پر اور بھی بیداد کرتے ہین

وہ کمسن کیا ہین باتین بھی ہین انکی کمسنی کی سی
پھنساتے ہین کبھی انکو کبھی آزاد کرتے ہین

بنا دیتے ہین ای مرزا اوسے باتون ہی باتون مین
عنایت جس کسی شاگرد پر استاد کرتے ہین
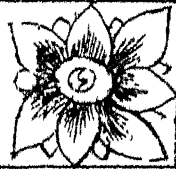
زلف و عارض کی تری یاد کیا کرتے ہین
روز و شب نالہ و فریاد کیا کرتے ہین
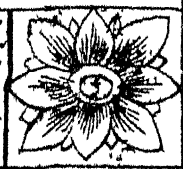
جور و بیداد و بیزاد کیا کرتے ہین
دل جگر کو مرے برباد کیا کرتے ہین

ظلم بلبل پہ یہ صیاد کیا کرتے ہین
بال و پر نوچکر آزاد کیا کرتے ہین

عاشق کے خون سے سرخ ہے ہاتھ اوس نگار کا ‎ ہان سچ ہے قول لکا کہ رنگ حنا نہین

اللہ رے بکا اوسکے چہیپے سے دل بچا ‎ کچہ کم بلا سے یار کی زلف دوتا نہین

گر آہ ضبط کر ہی گئے ہم تو کیا ہوا ‎ دنیا مین عشق و مشک کسی سے چہپا نہین

دل کی اگر تلاش ہو حاضر ہے لیجیے ‎ لیکن یہ قابل نگہ پر جفا نہین

ہمنے جو چشم غور سے دیکھا جہان کو

مرزا کسیکا کوئی بہی بس آشنا نہین

اوس سمن رو کی یاد جو گل آئی باغ مین ‎ شعلے بہرک اوٹہے مرے سینے کے داغ مین

یک یک کے کہا رہا ہے مرا صفت مغز کیون ‎ ناصح کے ہو گیا ہے خلل کیا دماغ مین

اپنا پتہ مجہے نہین ملتا ہے آپ ہی ‎ کہویا ہون اسطرح مین کسیکے سراغ مین

اچہا شگوفہ چہوڑ کے آئے ہو آج تم ‎ کہلنے سے پہولتی ہے بلبل جو باغ مین

مجکو کبہی خیال ہے نکل کا نہ گاہ

صحرا مین ہون کبہی کبہی مرزا مین باغ مین

دل کو پامال کیا کرتے ہین ‎ اور بہیر ہاتھ ملا کرتے ہین

غیر کے ساتھ رہا کرتے ہین ‎ اپنے حقمین یہ برا کرتے ہین

اور تو کیا کہین ای حضرت دل ‎ آپ کے حقمین دعا کرتے ہین

تیرے دیوانے پریرو ہر روز ‎ تار تار اپنی قبا کرتے ہین

ہو فا سے نہ رکہ امید وفا ‎ بت نہین خوف خدا کرتے ہین

ترچھی نظرون سے وہ جب دیکھتے ہین
اک قیامت ہی بپا کرتے ہین

اب تو سنتے ہین کہ مرزا کے یہان
روز و شب جشن ہوا کرتے ہین

کس کمین ما حُسن بت گلرخان نہین
وہ کونسی زمین ہی جہان آسمان نہین

وہ دین جو ایک ندین مین کرونگا عرض
گر بے دہن ہی یار تو مین بے زبان نہین

یہ کیا کہ سر جھکا لیا سُنکر سوال وصل
تم بہی تو کچہ جواب مجھے دو کہ ہان نہین

ناصح مین تجھسے حال غم درد کیا کہون
قصہ نہین کہانی نہین داستان نہین

زلف سیہ ہی عارض روشن پہ حلقہ زن
سنبل نہین یہ مار نہین ہی دھوان نہین

آیا نہ بہول کر جو سگ یار ایک دن
کیا اوسکے کام کے یہ مرے استخوان نہین

مرزا وہ بات بات پہ دیتے ہین گالیان
کیونکر گمان ہو کہ نہ ہون کے دہان نہین

خزان دکہاتی ہے مجکو بہار آنکھون مین
کہ روز پھرتی ہی تصویر یار آنکھون مین

جو تمکو قتل ہی کرنا ہے میر ابند نظر
لگاؤ سرمہ دنبالہ دار آنکھون مین

نظر اوٹھا کے مری سمت دیکھتے بہی نہین
حضور ہوگئے ہم ایسے خوار آنکھون مین

یہ انتظار کسیکا کیا شب وعدہ
کہ کھنچ کے آگئی ہی جان زار آنکھون مین

مین کس امید پہ مرزا دل اونکو دون اپنا
نہ رحم ہے نہ مروت نہ پیار آنکھون مین

گر کبھی دل مین خیال دلربا ہوتا نہین

[illegible] جاتی ہو گئی ہے بیقراری اندنون
سنہ بہت ابتر ہو گئی ہے آہ و زاری اندنون

[illegible] سب معلوم ہو جائے صنم الفت کا حال
دیکھ جاؤ آکے گر صورت ہماری اندنون

[illegible] چھوٹے وعدہ دن سے گھبرایا ہوا ہی ہی آ
پھر مجھے کرنا پڑی اختر شماری اندنون

[illegible] پڑھتی جاتی ہے بیت الفت کیسی کی خیر ہو
گھٹتی جاتی ہے یہان طاقت ہماری اندنون

گر گئی مرزا اسید وصل زخمی قلب کو
لیگئی راحت کیسی کی انتظاری اندنون

[illegible] ملو ان ہجر کے صدمے سہا کرون
اس عمر ہی زندگی مین الہی مین کیا کرون

[illegible] گر فراق مین وہ نکلے تو کیا کرون
ہان ہر دم ہو کوئی تو مین اوسکی دوا کرون

[illegible] ان کے ہجر مین آہ و بکا کرون
کب تک شب فراق کے صدمے سہا کرون

[illegible] جیتا تو تصویر کی طرح سے
دم بھر نہ اپنی آنکھون سے اونکو جدا کرون

[illegible] ملا سے عمر تو کٹتی ہے شغل مین
ظلم ان بتون کے گر نہ اوٹھاؤن تو کیا کرون

پھر تو ملا مین [illegible] یہ جان زار
کہنے یہ مین جو حضرت دل کے جلا کرون

مرزا نہ جس مین روح کو راحت ہو اک گھڑی
کمبخت لیکے ایسی محبت کو کیا کرون

ردیف واو مہملہ

آہ و سوز ان کی عیان کیا ہون شرر کے دن کو
کسکو آتے ہین نظر دہوپ مین تارے دن کو

یا تو آتے نہ تھے تم بام پہ پیارے دن کو
یا ہوا کرتے ہین ہر اک سے اشارے تمکو

رات روتے ہی گذرتی ہے تصور مین ترے
چیخا کرتا ہون صنم درد کے مارے دن کو

رفتہ رفتہ وہ بت پردہ نشین کھل کھیلا
اب تو ہونے لگے غیرون سے نظارے دن کو

مصحف رخ کے تصور مین کسیکے مرزا
ہم پڑھا کرتے ہین قرآن کے سیپارے دن کو

خاک مین حسرت وصلت نے ملایا مجھکو
آتش ہجر نے ہر روز جلایا مجھکو

اونکی نظرون سے سر بزم گرایا مجھکو
جو نہ دیکھا تھا وہ گردون نے دکھایا مجھکو

دل سے بھولیگا نہ یہ اونکا ستم تادم زیست
خوب ہنس ہنس کے رقیبون سے رلایا مجھکو

خوب کھلا کے مجھے آئینہ حیران کیا
دو پہر تک بخدا ہوش نہ آیا مجھکو

دل یہ کہتا تھا ڈرا کل سے خدا خیر کرے
آج اوس شمع رخ نے مرزا ہے بلایا مجھکو

آہ جو دل سے مرے نکلے شرارے رات کو
ہٹ گئے وہ آسمان پر جاکے تارے رات کو

دیکھتے تھے ہم ہی سب بیٹھے ہوے کو ہمین اک
بزم مین ہوتے تھے کل کس سے اشارے رات کو

آپ کی افشان جبین پیشانی پر نور پر
توڑ لاؤ ابھی عرش سے ای ماہ تارے رات کو

آسمان پر کب ہین یہ سیارگان و شمس و قمر
چڑھ گئے ہین آہ سوزان کے شرارے رات کو

ہم تو جانین آپ جاتے ہین اب آتے ہین آپ
خوب کل دم دیکے ہمکو سدھارے رات کو

سنتے ہین وہ ساتھ لاتے ہین حیا و شرم کو
دیکھیے کرتے ہین کیا ارمان ہمارے رات کو

اتنو هر زاد ہنتا ہی اونکا نرالا ہو گیا
ہنستے ہیں سن سنکے وہ شکوے ہمارے رات کو

کون گل افشان کیے جنتا تھا ستارے رات کو
کس سے ہوتے تھے محبت کے اشارے رات کو

اونکے جوبن سے لیے آنکھوں کے ابرو کھنچ گئے
رہ گئے ارمان کٹ کٹ کے ہمارے رات کو

وہ نہیں سنتے نہیں سنتے کسیکا درد و غم
لاکھ کوئی نام لے لیکر پکارے رات کو

ونکو تو وہ خوف دشمن سے نہیں ملتے ہیں اب
ہاں ہوا کرتے ہیں چھپ چھپکے نظارے رات کو

جسکو دو پہر ہو دل بنا آپ سے وہ دل لگا
یاں نہیں طاقت ہے گننے کی ستارے رات کو

وہ ی روشن کی چمک کرتی ہے نور مہ کو ماند
مانگ کی موتی نظر آتے ہیں تارے رات کو

دیکھکر کیا میری جانب غیر سے ہنستے تھے آپ
سچ بتا دیجے کہ یہ کیا تھے اشارے رات کو

زلفیں بکھری ہیں لٹیں چھٹکی ہیں آنکھوں میں نیند ہے
کل کہاں مہمان رہے تھے آپ پیارے رات کو

کب ملینگے بوسہ لے مصحف رخسار یار
دیکھا کرتے ہیں یہی ہم استخارے رات کو

لوٹ لیں ہم بھی مزے دیدار کے اچھی طرح
آج رہجاؤ اگر گھر میں ہمارے رات کو

حال فرقت کا نہ پوچھیں آپ کچھ اے رشک ماہ
ہم بسر کرتے ہیں گن گن کے ستارے رات کو

چرخ نے دور کر دیا ہمکو
دل نے مجبور کر دیا ہمکو

آپ کی چشم مست ناز نے آج
خوب مخمور کر دیا ہمکو

شمع و محفل رقیبان میں
تمنے کافور کر دیا ہمکو

نالہ اوس اگر ہوئین دیا تو وہ بولے ہنسکر | آج تو برق ہے برسات ہے اللہ اللہ

یہ غزل جسنے سنی ہنسکے لگا یون کہنے
واہ مرزا تری کیا بات ہے اللہ اللہ

دکھلائے نہ غیر کو مہندی لگا کے ہاتھ | ڈر ہے کہ چوم لین نہ کہین سکرکے ہاتھ
تڑپے اُدھر اِدھرگا جو عدو دیکھ پائے گا | ای دل اوسے نہ بھیجیو نامہ صبا کے ہاتھ
ابروکی یاد تو ہے یہین ہے جناب دل | آجاؤ گے کسی نہ کسی دن قضا کے ہاتھ
کیا ہیر سے بدل نے ستایا رہا کچھ نہین | کیون آج کو سے تہے مجھے آپ اٹھاکے ہاتھ
کچھ تم نہین جو سہے ذلت رقیب سے | بندے کی آبرو تو ہوئی ہر غذر کے ہاتھ
قابو سے میرے وصل کی شب جو نکل گئی | کچھ وہ دبا کے پانون سے کچھ دبا کے ہاتھ

مرزا اب اپنے روکیے گستاخ ہاتھون کو
ورنہ پھر آپ بیٹھ رہینگے کٹا کے ہاتھ

دل جسکو آیا ہے وہ جلاد ہے واللہ | بیداد ہے بیداد ہے بیداد ہے واللہ
صحبت مین رقیبون کے مجھے ہنسکے رلایا | فریاد ہے فریاد ہے فریاد ہے واللہ
دل لینے مین ہر ایک کا وہ شوخ جفا جو | اوستاد ہے اوستاد ہے اوستاد ہے واللہ
زلفین تو ترے دام ہین تو او بت کمسن | صیاد ہے صیاد ہے صیاد ہے واللہ

مرزا قد موزون پہ تصدق کسکے
شمشاد ہے شمشاد ہے شمشاد ہے واللہ

تھی نہین اشکو نسے مری ایک گھڑی آنکھ
کس وقت مین کمبخت یہ دو نیر ڈری آنکھ

آٹھ آٹھ پہر ہے یہ کیسی بت سے لڑی آنکھ
اب جی سے لگا کے مری دل کی جھڑی آنکھ

ہے وجہ دھڑکتا نہین سینے مین مرا دل
آج اسے ہی شاید کہ ہو اس بت کی بری آنکھ

کہنے کو تو یون آہو و نرگس ہی مرا دل
اوس گل سے تو دیکھی ان آنکھون نے بھری آنکھ

خون ہوگیا اوسکے جگر و دل کا مری جان
سب دیدۂ و دانستہ ہی بے پیر سی آنکھ

برساتی ہے دانتون کی تصور مین کسی کے
ہر دن مری ہر رات ہے موتی کی لڑی آنکھ

دربان نے جب بند کیا روزن دیوار
افسوس مری خشک بدلے نہ تری آنکھ

ہر شب مجھ کٹتی ہو تڑپتے ہی تڑپتے
نیند اوڑ گئی جب سے مری اوس سے لڑی آنکھ

ہر شب اوسے روتے ہی گذرتی ہے الٰہی
کھلتا نہین کس سے ہے یہ مرزا کی لڑی آنکھ

ردیف یائے تحتانی

شب وصل حجت کی کیا گفتگو ہے
اگر قتل کرنا ہے حاضر گلو ہے

ہزار اسکو دھوتے ہو چھٹتا نہین ہے
یہ کس کشتۂ بیگنہ کا لہو ہے

نہین مجکو قرآن کی کچھ ضرورت
ترا مصحف رخ مرے روبرو ہے

ہوون خاک ہو فصل گل مین عزیزو
نہ ساقی ہی ہے اور نہ جام و سبو ہے

جو روتا ہے آنسو ٹپکتے ہین خون کے
یہ اب حال مرزا کا اے ماہرو ہے

یہ غیرون سے چھپ چھپکے کیا گفتگو ہے
جو ہے نام لب پر تو دل مین تصور
نظر آئی جب سے تری زلف پیچان
صبا آشنا اوس مشک لیلے سے کیونکر
لیا نسخہ عشق کا درس جب سے
یہ نیو کا جھگڑا ہے ناحق عزیزو

کہ دیکھو یہ مرزا اکھر ار و برو ہے
سمایا نظر مین غرض تو ہی تو ہے
گرفتار دل بس مرا مو بمو ہے
کہ مجنون ترا پہر رہا کو بکو ہے
غم و رنج و اندوہ سب روبرو ہے
جو آخر مین دیکھو تو مین ہون تو ہے

تمنا ہے مرزا ہے کہ قتل ظالم
یہی سرخروئی یہی آرزو ہے

لہو برسون دلا یا یاد گل اندام کے صدقے
جو اب خط مین لکھا ہے کہ چھپکر رات کو آنا
جو وہ خورشید رو ہو لیسے یہی جا رے کو ٹھے پر
لگا کر مجکو سینے سے تسلی دلکو دیتے ہین

پہنسا یا زلفین دلکو مین آو سکے دام کے صدقے
مین اوسکی یاد کے قربان مین اوسکے نام کے صدقے
تصدق ماہ ہو اوس پر فلک ہو بام کے صدقے
مین اونکے پیار کے صدقے اور اوس انعام کے صدقے

منور دل کیا مرزا کا دہو کر داغ عصیان کو
تصدق نور ایمان کے اور اسلام کے صدقے

ہماری آنکھ جسدن سے لڑی ہے
مجھے آگے سے یہ الجھن بڑی ہے
رہائی زلف سے ممکن نہین ہے

تغیر حالت دل ہر گھڑی ہے
کہ چوٹی کسلیے پیچھے پڑی ہے
مرے کالی بلا پیچھے پڑی ہے

فرقت مین شب وصل کو ہم یاد کرینگے
ایجان کبھی نالے کبھی فریاد کرینگے

پیری مین جوانی کے غضب یاد کرینگے
کھوئے ہوئے سرمایہ پہ فریاد کرینگے

گر وصل ہوا آپکا کافی ہے تصور
ہم یاد ہی سے آپکے دل شاد کرینگے

دینگے کو تو دل ہدیہ انکو اگر اے دوست
افسوس یہی ہے کہ وہ برباد کرینگے

وہ اپنے خیال رخ زیبا سے شب ہجر
بتخانہ دلکو مرے آباد کرینگے

چھیڑینگے ہماری رگ سودا کو اگر اب
ہم خون مین تر نشتر فصاد کرینگے

بالفعل تو خاطر مین وہ لاتے نہین مرزا
آفت کو مری بعد مرے یاد کرینگے

دل آگیا ہے ابروئے خمدار کے تلے
جینا مرا محال ہے تلوار کے تلے

مین نے جب اپنے دل کو پکارا تو بول اٹھا
مضطر ہوں مین ہوں قدم یار کے تلے

اے ہمت اب تو اسکی لینا ہی تجھکو خبر ضرور
عاشق دبا ہے رنج کے کہسار کے تلے

پگڑی تری اچھالینگے یہ رند بادہ خوار
زاہد چھپا نہ جام کو دستار کے تلے

کہدو وہ جھانک جائین جھروکے سے آنکر
مرزا کھڑا ہے آپ کی دیوار کے تلے

دل حسینوں کے یہانتک آنا جانا چھوڑ دے
شغل ہرجائی ہر اک سے جی لگانا چھوڑ دے

ذبح کر ڈالیگا تجھکو ایکدن صیاد بس
بلبل ناداں چمن کا آشیانا چھوڑ دے

بات ہلکی آدمین ہو جاتی ہے انسان کی
جھوٹے سچے روز کے فقرے بنانا چھوڑ دے

اسمین کبہی بدنام ہوجاتا ہے انسان کو کبہو
او بت کمسن ہر اک کا دل دکہانا چہوڑ دے

وہ خفا ہوتا ہے کہتا ہون جو مرزا اوس سے ہمین
دوست جاتا رہا اسسے دل لگانا چہوڑ دے

نشہ الفت کی جو مدان سے پیاری لگی ہے
دل بیجان پر کاری لگی ہے

کہا کرون کیون مین عاشق ہون
دوپٹے مین جو گناری لگی ہے

تیری نوک تیر نگہ کی پر پر وہ
دل غم رسیدہ پہ کاری لگی ہے

کیا ہے کسینے جو آنے کا وعدہ
نگہ جانب در ہماری لگی ہے

خبر جلد مرزا کی لینا ہے لازم
کہ اوسکو بس اب تو تمہاری لگی ہے

جب تیری شکل ان آنکہون مین آکے پہر گئی
پہر نہ دیکہا گو کہ اک سارے خلق آکے پہر گئی

حسن پر نازان نہو کیا راست ہے قول ظفر
چار دن کی چاندنی موسم پر آکے پہر گئی

مہربانی سے تمہاری مہربان سب خلق تہا
تم جو پہرے ہمسے پہرے سارے خلق آکے پہر گئی

کیا کرون مرزا مین حال شومی قسمت بیان
فرقت جانان مین اکثر موت آکے پہر گئی

پہر اک شب بام پر آیا نہ کیجے
قمر کو حسن دکہلایا نہ کیجے

لگو تمکو کہیگا سب زمانہ
قسم جہوٹی بہی کہایا نہ کیجے

ہمارے سامنے ایجان للہ
عدو کا وصف فرمایا نہ کیجے

کسیکی زلف چھوکر حسرتِ دل | بلا سر پر یہان لایا نہ کیجے

لہو نکالے آج مرزا مین یہ اونسے
حیا کو ساتھ مین لایا نہ کیجے

دل تو پامال کیا کرتا ہے | ظاہرا ہاتھ ملا کرتا ہے
کیا غضب ہے کہ مجھے دلبر سے | آسمان آج جدا کرتا ہے
تیرا دیوانہ بگولے کی طرح | دشت وحشت مین پھرا کرتا ہے
یاد مین تیری بتِ ماہ لقا | دل مرا محو رہا کرتا ہے

دیکے تشبیہ ختن زلفون کو
روز مرزا یہ خطا کرتا ہے

تڑپ ہے سوز ہے دھڑکن ہے اضطراری ہے | مین کیا کہون جو مرے دلکو بیقراری ہے
لبون پہ دم ہی تڑپ دلمین درد سینے مین | جگر مین ضعف ہے آنکھون سے اشک جاری ہے
چمکا یا آئینہ ہر تشنۂ شہادت کو | غضب کی خنجر ابرو مین آبداری ہے
یہ انتظار مین حالت ہوئی کسیکے مری | زمین سے اوٹھ نہین سکتا ہون ضعف طاری ہے

خدا کے واسطے مرزا کی اب خبر لیجے
لبون پہ دم ہے اور آنکھون سے خون جاری ہے

شہرت جہان مین ہے مرے اضطراب کی | حالت نہ پوچھیے دلِ خانہ خراب کی
دنیا ہی کا رہا نہ ہوا دین کا غضب | مری بتون کے ہجر نے مٹی خراب کی

بڑی تمنے یہ ای مرزا خطا کی

اُتے آتے دیکھیے اونکی سواری رہگئی
آرزو دل ہی ہین سب دلکی ہماری رہگئی

عاقلان دہر انائی ہین قاتل تہے مرے
بہولی صورت کو جو دیکھا ہوشیاری رہگئی

بار ہا دیتا رہا تو ساتھ لیکن ہجر ہین
ای دل غمخوار تیری غمگساری رہگئی

ہوش تو جاتے رہے آتے ہی دلکے ہمدم
داغ دل دس لالہ رخکی یادگاری رہگئی

اب اگر آئے بہی وہ مرزا تو ہو سکتا ہو کیا
جان تو جاتی رہی ہے دم شماری رہگئی

لاش کے ساتھ چلوگے تو عنایت ہوگی
اپنے ہاتھوں سے جو دفناوٴگے راحت ہوگی

دم نکل جانے دو دم بہر ابہی سے جاوٴ
مرتے دم تم بہی نہوگے تو اذیت ہوگی

جسکو ٹہکراتے تہے وہ پاوٴں سے ہمراہ رقیب
ہو نہو وہ بہی بدبخت کی قسمت ہوگی

آتے آتے جو اونہیں روک لیا دم بہرکے
یہ بہی بیدل کسی دشمن کی شرارت ہوگی

سنکے مرزا کے دو اشعار یہ فرماتے ہین
چلبلی ایسی کسی کی نہ طبیعت ہوگی

آج قاصد بحال آتا ہے
کیا پیام وصال آتا ہے

دل تڑپ جاتا ہے خدا کی قسم
یار کا جب خیال آتا ہے

خواب مین دیکہتا ہون جب انکو
اور ہی کچھ خیال آتا ہے

مرزا روتا ہون جب مین جی بہرکے

موسم برشگال آتا ہے

ہم شمع رخون دل کا بہر سا نہین رکھتے
پروانہ صفت جان کی پروا نہین رکھتے

سیر چمن خلد برین کی ہوا سے ہیچ
ہمسے کوئی پوچھے تو ہم اصلا نہین رکھتے

وہ اہل غرض ہین جو ہر اک شی کے ہین خواہان
ہم وصل بجز کوئی تمنا نہین رکھتے

ایمان رکھنے کو رکھتے ہین مگر تیرا تصور
حسرت نہین رکھتے ہین تمنا نہین رکھتے

کچھ اسمین لگاوٹ نہین منہ دیکھی نہین بات
سر قدمون پہ ہر ایک کے مرزا نہین رکھتے

وا اگر ابروے بے پیر ہوا چاہتا ہے
دل ہمارا تہ شمشیر ہوا چاہتا ہے

اوس کمان ابرو کا ہر دم ہے خیال مژگان
دل ناداں ہدف تیر ہوا چاہتا ہے

سرخ ہے رنگ فلک ماہ محرم آیا
آج برپا غم شبیر ہوا چاہتا ہے

کیسی دلچسپ ہے صانع نے بنائی تری شکل
اک جہان پیکر تصویر ہوا چاہتا ہے

مرنے سے پہلے ہی کفن باندہ کے بیٹھو مرزا
مائل قتل وہ بے پیر ہوا چاہتا ہے

پھر جدا مجھسے وہ دلدار ہوا چاہتا ہے
پھر مرا دل جگر افگار ہوا چاہتا ہے

دھیان رہتا ہے جو اوس مہر لقا کا ہر دم
دل مرا مطلع انوار ہوا چاہتا ہے

جو تسلی دیا کرتا تھا مجھے روز آ کر
اب وہی قتل پہ تیار ہوا چاہتا ہے

اونکی آنکھونکا خیال آنے لگا پھر دل مین
دل یہ بیمار کا بیمار ہوا چاہتا ہے

پھر تپ ہجر سے پھونکا ہی مرا دل مرزا
پھر بلند آہ شرربار ہوا چاہتا ہے

سرمگین ہے چشم اوس عیار کی
کاٹ دونی ہوگئی تلوار کی

قتل کرتی ہین نگاہین یار کی
ذبح کرتی ہین آدائین پیار کی

پڑگئے چھالے ہمارے پانوئین
جاگ اوٹھی تقدیر نوکِ خار کی

خواب مین بھی وہ نظر آتا نہین
رہگئی حسرت مجھے دیدار کی

اے طبیبون حاذقون عیسی نفس
کچھ دوا ہے عشق کے بیمار کی

بلبلون نے منتِ گل کی تو کیا
سب خوشامد کرتے ہین ردار کی

دیکھتا ہو دیکھ سے رشکِ مسیح
حالت ابتر ہے ترے غمخوار کی

بیٹھے بٹھلائے کیا رسوای شہر
عقل بگڑی ہے دلِ بیمار کی

لیگئے ہنس ہنسکے مرزا دل وہ آج
تھے شوخی دیکھی اوس عیار کی

سرمہ آنکھو نمین تری ماہ لقا ہی کیا ہے
یاد انگئی عاشق کی قضا ہے کیا ہے

آپکی زلف کا کچھ حال نہین کھلتا ہے
دام آفت ہی قیامت ہی بلا ہے کیا ہے

یاد مین اوسکی رہا کرتا ہی اے دل جو تو محو
یہ بتا وہ بت بے پیر خدا ہے کیا ہے

پھنس گئے بھولے سے ہم اب ہی رہائی مشکل
حلقہ زلفِ صنم دام بلا ہے کیا ہے

تاے سن سنکے وہ مرزا کے یہ فرماتے ہین

ہمدمون مرغ سحر کی یہ صدا ہے کیا ہے

اشکون کے موتیون ہی کا زیور بنا ئینگے | اس سلسلہ کو رشتۂ گوہر بنا ئینگے
محفل مین آج حضرت دل چھیڑ چھیڑ کر | کالی کو اونکے قند مکرر بنا ئینگے
فرقت مین سکشی کو جو چاہیگا دل مرا | اشکون کو بادہ چشم کو ساغر بنا ئینگے
وہ قتل کر کے دلکا کرینگے شکار جب | مژگان کو تیر ابرو کو خنجر بنا ئینگے
بیوجہ رابطہ ضبط بڑہاتے نہین ہین اب | وہ رفتہ رفتہ دلمین مرے گھر بنا ئینگے
قاصد اگر نہ ہمکو ملیگا تو غم نہین | اے مرغ شوق تجکو پیمبر بنا ئینگے

مرزا تمہارے شعر جو جا ئینگے ہند مین
سرنامہ کلام سخنور بنا ئینگے

حال دل عاشق کی وہ پروا نہین کرتے | کچھ خوف خدا یہ بت ترسا نہین کرتے
اعجاز ہے ٹھوکر سے جلاتے ہین وہ مردے | جو کام وہ کرتے ہین مسیحا نہین کرتے
غیرون پہ کرم مجھپہ جفاؤن پہ جفائین | بیجا یہ ستم کرتے ہین اچھا نہین کرتے
وحشت مین بھی یہ پاس محبت کا ہے دیکھو | ہم نام تمہارا آپ کا افشا نہین کرتے

مرزا بھی بڑے قول کے پابند ہین اللہ
ہر ایک سے وہ دل کو لگایا نہین کرتے

قطعات تاریخ ریختہ کلک اعجاز سلک جناب منشی دہنپت رای صاحب متخلص بہ محق
ولد منشی جیسکہہ رای صاحب آنجہانی فرمان نویس سلطانی متخلص بہ مقبول مدار المہام سرکار

ذی وقار نواب وحید الدوله مرزا مهدی حسین خان بهادر اسد جنگ ساکن محله نوبسته واقع
شهر لکهنؤ مضاف صوبه اوده

چو شد مطبوع این دیوان دلکش / نفیس و با صفا پر نور و اعلی
محقق از پی سالش بگفتم / که بهتر طبع شد دیوان مرزا

ایضاً از حروف منقوطه — سنه ۱۳۱۲ هجری

طبع گردید چو دیوان عجیب / هر قدر مدح سرائید بجاست
گو ز منقوط محقق پی حال / خوب شاداب کلام مرزاست

سنه ۱۳۱۲ هجری

ایضاً از حروف معجمه

طبع دیوان بی‌نظیر و عدیل / چون بعون اله گشت تمام
گفت سالش محقق از منقوط / خوشتر و فایق ست جمله کلام

قطعه تاریخ طبعزاد جناب منشی اشرف علی صاحب اشرف خوشنویس لکهنوی

چهپا کیا خوب یه دیوان مرزا / زمین شعر پر اک آسمان ہے
لکهو اشرف یہی تاریخ ہجری / کلام شاعر شیرین بیان ہے

قطعه تاریخ طبعزاد جناب منشی خیراتی لال صاحب شگفته لکهنوی کایسته سکسینه دهری

بسکه مرزا سخنور بی‌مثل / چه غزلیات لاجواب نوشت
سال تاریخ آن شگفته گفت / واه دیوان انتخاب نوشت

قطعه تاریخ طبعزاد جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکهنوی

چو غنچه بشگفد دل ز سیر این دیوان / عجیب روح فزا دلکشا گلستانست
سنین طبع رقم کرد کلک فکر جلال / که لاجواب عدیم المثال دیوانست

قطعه تاریخ طبعزاد جناب منشی گوبند پرشاد صاحب فضا لکهنوی کایسته سکسینه دهری

مرزا داؤد بیگ صاحب بسمل / شاعری مین بلند ہی ہے اونکی دہاک
اونکا دیوان اندنون مین چهپا / جنکا شهره ہے تا سما و سماک

فکر تاریخ شاعر و نکو ہوئی	شعر	جو ہین اس فن مین صاحب ادراک
تو فقفنا لکھہ ز روے اندیشہ		دفتر حسن تازہ دیوان پاک

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب منشی شیو پرشاد صاحب وہبی مہتمم اودہ اخبار لکھنوی کا لکہا ہوا

سلکسینہ دوسرے

مرزا داؤد بیک عالی طبع
گفت دیوان خویش از سر حسن
از مضامین احسن و مطبوع
شاہدان را نمود بیکر حسن
بہ تماشاے چہرہ محبوب
عاشقان را کشادہ یک در حسن
از بلندی طائر مضمونش
قوتے داد بہر شہپر حسن
سال عیسی چنین بگو وہبی
کہ گل شاعریست دفتر حسن

تاریخ طبعزاد جناب منشی پیارے لال صاحب خوشنویس کا لکہا سلکسینہ دوسری منشی دین شاد
وخلف جناب منشی کنور سین صاحب وشاگرد جناب منشی جیسکہہ راے صاحب مقبول
فرمان نویس سلطانی ساکن محلہ نولستہ شہر لکھنو

گشت مطبوع خوبتر دیوان
جا بجا نظم او ہمی دیدم
ناگہان سال طبعش ای شاد ان
باغ فیض است از سروش شنیدم

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب منشی نہولال صاحب نائب لکھنوی کا لکہا سلکسینہ دوسرے

گفت مرزا جہان دیوان فصیح
کر سبز میدان بجوید دادرا
سال طبعش گر بخواہے نائبا
گن رقم بے یاد سراپا درا

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب منشی نہولال صاحب نائب اوستاد مصنف دیوان ہذا
کا لکہا سلکسینہ دوسرے بصنعت زبر و بینات

مرزا کا چہپا کلام دلچسپ
کیون نہ ہو بلند پایۂ عشق
لفظا ہے حسن سے مزین
ہر حرف ہے زیر سایۂ عشق
نائب تاریخ طبع دیوان
لکہہ دفتر حسن مایۂ عشق

قطعہ تاریخ طبعزاد عالیجناب راجہ سری پرشاد بہادر احقر تلمیذ جناب نائب لکھنوی

برادر زادهٔ عالیجناب نبسی راجہ بہادر باقی کالیستھ سکسینہ دوسرے اعزاز تمامی
حیدرآباد - دکن

میرزا گفت همچنان دیوان — کہ سراپاے اوست جوہر حسن
زیب بخشید ملک معنی را — زیر فرمان نمود کشور حسن
سال طبعش چو خواستہ اعقر — زد ندا آب بخش گوہر حسن
چشم بد دور خوان سنین شیوع — دلکش و دلپذیر دفتر حسن

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب بابو موہن چند صاحب احقر راولپنڈی ملک پنجاب تلمیذ
جناب تائب لکھنوی

چھپا جسوقت یہ مرزا کا دیوان — ہر اک بولا کہ آمین ثم آمین
کھُون ہو سیر سے دل اسکے مخطوظ — ہے اک اک لفظ جسکا سحر آگین
صدا یہ غیب سے آئی دم فکر — کہ احقر تو عبث بیٹھا ہے غمگین
رقم کر سال معجم سبے سرجوڑ — کہ یہ ٹھو لے سیلے باغ مضامین

۱۹۱۹ — ۹۳

قطعہ تاریخ طبعزاد مصنف دیوان ہذا

چون بافضال خالق اکبر — طبع دیوان من شده به شتاب
سال تاریخ گفتم این مرزا — دفتر حسن تحفۂ احباب

۱۳ھ — ۱۰

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب منشی لچھمن پرشاد صدر تلمیذ جناب شگفتہ لکھنوی

این نسخہ بحکم شاهدان معنی — ز ابیات بدیع کشور حسن بود
هر دائرہ زیور است هر لفظ حسین — هر نقطہ نگین زیور حسن بود
مرزا داؤد بیگ تصنیف نمود — بس طبع رسائش مظہر حسن بود
چون قدر کند نہ انچنین شاهد را — آنکس کہ ز عشق در سر حسن بود
از روے اشاعت است صدرا تاریخ — دیباچہ عشق دفتر حسن بود

تقریظ - پرتنویر دلپسند ہر برنا و پیر چکیدۂ قلم فصاحت رقم منشی سحر تحریر شاعر خوش تقریر جناب منشی نتھو لال صاحب نائب سلمہ الوہاب

سبحان اللہ اندنون اوراق ہفت آسمان بفیض شیرازہ بندی صفات کتاب دو جہان اک مجلد گلستان ہو رہے ہین اور صفحات طبقہائے زمین بطفیل نظم و نثر عرش برین رشک بوستان جنان ہو رہے ہین اس ہنگام بہار التیام مین کہ مظہر عنایات الٰہی ہے اور مصدر برکات نامتناہی فردۂ طبع دیوان بلاغت نشان ریختہ قلم نضارت رقم گل گلستان معانی بلبل بوستان سخندانی سحر بیان سیف زبان ارسطو فطنت فلاطون ہنرا بقراط جہان لقراط زمان جناب ڈاکٹر میرزا داؤد بیگ صاحب مرزا سلمہ الرحمٰن خلف جناب والا مراتب مرزا حیات بیگ صاحب لازال سحاب متقاطرا گوش زد حقیر ہوا خوب سرور کثیر ہوا - واقعی اس دیوان فصاحت عنوان کی سرلوح کاتب تقدیر کی دست قدرت کی تحریر ہے اور فی الحقیقۃ پیشانی اسکی رشک جبین خورشید منیر منور ہے - ہر ورق اسکا قصر فلک کا شامیانہ ہے - اور ہر صفحہ اسکا دفتر مضمون کا خزانہ ہے - بندش الفاظ کی زیبائی گل اندامان سمرقند کی رعنائی کی بہار دکہاتی ہے - اور صفائی مضامین کی خوشنمائی سادہ رویان سیمین کی خود گرائی کی بہار دکہاتی ہے ہر شعر آبداری مین در عدن ہے - ہر مصرعہ نامداری مین شاخ نارون ہے - سیاہی حروف مہرویان مشکمو کے انکہونکا کاجل نکالتی ہے اور بہار خوش کلامی ناظرون کے دل و جگر کو مارے خوشی کے سینے مین اچہالتی ہے - ہر نکتہ غیرت دہ خال مہ جبینان ہے ہر شوشہ رشک نسب لف نازنینان ہے - نظم لراقمہ

نقطے ہین صاف دُر مکنون سے | بوئی گل آرہی مضمون سے | نسخۂ گلشن معانی ہے
حسن اور عشق کی کہانی ہے | حوریں دیتی ہین اسپہ دل اپنا | جان کرتے ہین اسپہ جن قربان

غالباً اگر میر زندہ ہوتے فی عمرہ اسپر جیتے اور مصحفی اس صحیفہ کی تلاوت مین اپنی زندگی بسر کرتے ہو حسن اسکی ہوس مین گم ہو جاتے - نجر اس بحر بیکنار مین غوطے لگاتے - تاریخ اس طبع نادر

بان چوستے۔ آتش گرد اس شمع حسن کے پروانہ وار گھومتے۔ ذوق بڑے شوق سے
شکر گفتاری کا مزہ لیتے۔ جرات بیتابانہ اس خوشکلامی کی داد دیتے۔ رند اس گل مضمون
ل شیدا بنتے۔ سوجی اس مہ کی بو سونگھکر سرو آسا تنتے۔ امانت اس بے بہا دولت کو تمنا
بر ہنا و حسرت دعائیں دیتے۔ لطافت اسکی فصاحت و بلاغت دیکھکر بنجۂ مژگان سے بلائیں
۔ سودا ہزار جان سے اسکا سودا کرتے۔ مسیحا آپ از خود رفتہ ہوکر اسکا دم بھرتے
اس ساز کی آواز بگوش دل سنتے۔ صبا اس گلزار پر بہار کے پھول چنتے شعر

ر تقریظ کو لکھکر یہ ای نائب شتاب ❦ کاتب و مکتوب ہیں بے شبہہ دونوں لاجواب

تاریخ طبعزاد جناب شیخ رحیم بخش صاحب غافل لکھنوی صاحب دیوان شاگرد جناب تائب لکھنوی مدظلہ

الیا خوب یہ چھپا دیوان ❦ جسکا ہر اک ورق ہے مخزن عشق
ں غافل یہ لکھ دو تم منقوط ❦ دفتر حسن ہے یہ گلشن عشق

ت کتب عام پسند جسکے دیکھنے سے ہر فرد بشر کا دل فرط خوشی سے باغ باغ ہو جاتا ہے
ظرافت حصہ اول۔ انشاء دروند معروف بہ مکتوب دلپسند۔ نغمۂ پری حصہ اول
حصہ دوم۔ بلبل کا جنازہ۔ ایضاً حصۂ دوم۔ گلشن تہذیب۔ شگوفۂ مذاق
دلدوز حصہ اول۔ ماہر جسیہا۔ بڈھے کی شادی ۔ نغمۂ حور حصہ اول
ال طرب۔ نغمۂ دلاویز۔ ہمیشہ بہار۔ صدف خیال۔ غنچۂ نوبہار۔
ر حسن مصنفہ مرزا۔ کرشن مالا۔ فصل بہار۔ انشاء نظم مصنفہ مرزا مع مینا
دیوان ساٹھ کا جدید۔ مرقع اعجاز مصنفہ حضرت وہبی لکھنوی۔ انجمن آرایش
مرقع عشق۔

تمت

اعلان

الحمد للہ والمنۃ کہ درین ایام فرخ توامان فریب دہ دل عاشقان
سرور بخش قلب جگر فگاران کتاب لاجواب دیوان اول مرزا
معروف بہ دفتر حسن مین تصنیف شاعر نازک خیال ناظم بیمثال بلبل
گلستان فصاحت طوطی سروستان بلاغت صاحب ذہن رسا
جناب مرزا داؤد بیگ صاحب المتخلص بہ مرزا [illegible]
جمعیت نظام محبوب حیدرآباد دکن ولد مرزا احمد بیگ
صاحب تلمیذ فصیح دوران بلیغ زمان جان طلاقت [illegible]
شیرین بیانان [illegible] صاحب [illegible]
منشی کنہو لال صاحب تائب لکھنوی بحسن انتظام [illegible]
فروری ۱۸۹۲ء مطابق ماہ شعبان ۱۳۱۰ ہجری مین زیور طبع سے
آراستہ اور پیراستہ ہو کر مشتاقان سخن کو مسرور بخشا عاشق مزاجون کو
اپنا جلوہ دکھا کر رام کیا۔ اور خوش فکرون کو اسیر پنجۂ سیام کیا۔
تاجران ذیوقار سے دست بستہ گذارش ہے کہ اس نونہال کے
اپنے چمن خیال مین حوصلہ کی تخم کو جگہ نہ دے ورنہ زیر باری کی خزان
اپنا رنگ جمائیگی خفت نیا گل کھلائے گی۔ [illegible]
لکھنے کے مشغلی عہد سے [illegible] روپیہ تک تصویر نقل [illegible]

المشتہر
خاکسار کنہو لال تائب مہتمم کارخانہ بزم تہذیب [illegible]